REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۱   شمارہ ۳۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۲ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۷۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian (143516)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ ظہور/اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں روزنامہ الفضل بجریہ ۱۹ اگست میں بذریعہ ٹیلیفون ۱۷ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سکنڈے نیویا ممالک کا دورہ مکمل کر کے بخیر و عافیت ہمبرگ (مغربی برمنی) پہنچ گئے ہیں

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"

قادیان ۳۰ ظہور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مسجد بشارت کی تقریب افتتاح میں شرکت کی غرض سے ۲ تبوک (ستمبر) کو قادیان دارالامان سے روانہ ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں ہدایت فرمائی کہ ۱۰ ستمبر کو مقامی طور پر احباب جماعت بعد نماز جمعہ اجتماعی صدقہ کا بھی اہتمام کریں اور اجتماعی دعا کا بھی کہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت کی تقریب افتتاح کو معجزانہ طور پر بے شمار برکات سے نواز ے۔ بیرونی جماعتیں بھی اسی موقعہ (پر)

۱۲ ذوالقعدہ ۱۴۰۲ ھ   ۲ تبوک ۱۳۶۱ ہش   ۲ ستمبر ۱۹۸۲ ع

حضور ایدہ اللہ کے دورۂ ڈنمارک میں اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا ظہور

پریس کانفرنس اور مجلس مذاکرہ کی غیر معمولی کامیابی۔ حاضرین اچھا اثر لے کر لوٹے

مجلس مذاکرہ کے فوراً بعد دو طلباء نے پادری صاحب کو گھیر لیا اور سوالات کی بوچھاڑ کر دی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت کا پہلا سفر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے کامیاب و کامرانی سے اور بخیر و خوبی طے ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی ناروے میں مصروفیات کے بارے میں جو ایمان افروز رپورٹ موصول ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو اپنے درمیان دیکھ کر ہر جگہ ہی احباب جماعت کے چہروں پر خدمت دین کا ایک نیا عزم اور ولولہ دکھائی دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ ۶ اگست کو نماز جمعہ پڑھانے اور خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد مجلس شوریٰ ناروے کے اجلاس کی صدارت فرمائی اور جملہ عہدیداران کو اپنے قیمتی ارشادات سے نوازا یہ اجلاس چار گھنٹے مسلسل جاری رہا اس میں بجٹ پر غور کے علاوہ تربیتی اور تبلیغی امور پر بھی سیر حاصل بحثیں کی گئیں اور اس لحاظ سے یہ اجلاس بڑا دلچسپ رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے امید ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کا یہ دورہ ناروے کی جماعت

اور ناروے میں اسلام کے مستقبل کے لحاظ

سے بہت مفید رہے گا۔

مورخہ ۵ اگست کو حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں شریک اخبار نویسوں کے ابتدائی رویے سے اگرچہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ نیم دلی سے اٹھ کر چلے آئے ہوں مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور ایدہ اللہ کی زبردست قوتِ بیان اور علمی اعجاز کے نتیجہ میں ان کی دلچسپی رفتہ رفتہ حقیقی اور گہری ہوتی گئی یہاں تک (باقی صفحہ ۱۱ پر)

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام

"آپ کی پاک دعاؤں کے تحفے ہمیں ہر لمحہ یہاں پہنچ رہے ہیں"

"مجھے اپنے ربّ سے توقع ہے کہ میری دعاؤں کے پھل بھی وہاں آپ کو پہنچتے رہیں گے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام اوسلو (ناروے) سے لکھے گئے اپنے ایک مکتوب میں احباب جماعت احمدیہ اور اہل ربوہ کو نہایت محبت بھرا اسلام بھجوایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شیریں طرزِ کلام کا مکمل متن مندرجہ ذیل ہے۔

"اہل ربوہ کو میرا محبت بھرا اسلام کہیں اور بتا دیں کہ ان کی پاک بے لوث اور محبت بھری دعاؤں کے تحفے ہمیں یہاں ہر لمحہ پہنچ رہے ہیں اور اُن کے شیریں پھلوں سے ہم لذت یاب ہو رہے ہیں۔ مجھے اپنے ربّ سے بڑی توقع ہے کہ میری دعاؤں کے پھل بھی وہاں آپ سب کو پہنچتے رہیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے یہ مکتوب مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۲ء کو اوسلو سے تحریر فرمایا ہے۔ احباب کرام اپنے محبوب آقا کے لئے دن رات دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور ہر لمحہ و ہر آن اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (الفضل ۱۸ اگست ۸۲ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ر تبوک ۱۳۶۱ ہش

خدا کی تلاش اور مسجد بشارت کی عظمت و اہمیت

خدا کی تلاش انسانی قلوب میں اس انداز سے مرتسم و موجزن ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ثبوت یہ ہے کہ ہر مذہب کوئی نہ کوئی خدا کا تصور ضرور پیش کرتا ہے۔ قوموں نے ٹھوکریں تو اس میدان میں بہت کھائی ہیں کہ شرمگاہوں تک کی پرستش دلچسپا کی جاتی ہے۔ لیکن ایسے لوگ بھی ہر زمانہ میں موجود ہوتے ہیں۔ جو خدائے واحد کے سوا کسی بڑی سے بڑی ہستی کی پوجا اور عبادت کو بھی سب سے بڑا گناہ یقین کرتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں اسی حقیقت و صداقت پر قائم ہوتی ہیں۔ اور دورِ حاضر میں جماعت احمدیہ کا یہی طغرائے امتیاز ہے۔

انسان ہونے کے اعتبار سے ہمارے ہندو بھائی حضرت کرشنؑ کو بھگوان اور خدا بھی مانتے ہیں۔ اور دوسری جانب مکھن چور بنا کر گوپیوں کے ناروا واقعات بھی اُن کی طرف منسوب کرتے ہیں، ہمارے عیسائی بھائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بھی مانتے ہیں اور پھر لعنتی بھی قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے سکھ بھائی حضرت باوا نانک کو خدا مانتے ہیں حالانکہ انہوں نے خود کہا ہے کہ جو پیدا ہوتا اور مرتا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مسلمان بھائی غیر احمدی علمائے کرام توحید کا اقرار بھی زبان سے کرتے ہیں۔ اور حضرت عیسٰےؑ علیہ السلام کو حی و قیوم الآن کما کان خالق طیور پرندوں۔ چمگادڑ وغیرہ کا خالق اور جسمانی مردوں کو زندہ کرنے والا بھی یقین کرتے ہیں اور ان کی آمد ثانی کے بھی قائل ہیں۔ گویا بزعم خود یہ لوگ ایک ایسے نبی کی آمد کے قائل ہیں جس میں بھرپور خدائی صفات بھی موجود ہوں اور پھر ختم نبوت کے واحد ٹھیکیدار بھی خود ہی بنتے ہیں اور اسی طرح خدا تعالیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب بھی کرتے ہیں ؎

رسولِ حق کو مٹی میں سُلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

ظاہر ہے کہ ان تمام مذاہب کے علماء پنڈتوں اور پادریوں نے خدا کے تصور پر پردے ڈال کر اپنے اپنے مذاہب کے خلاف ہی بڑے بڑے الزامات قبول کر لئے ہیں۔ احمدیت نے نرمی حلم اور محبت کے پیرائے میں ان الزامات کی نشاندہی کر کے درحقیقت ان کے پیروکاروں پر احسان عظیم کیا ہے اور روحانی اعتبار سے ان تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر جمع کر دیا ہے۔ پس جماعت احمدیہ بنیادی اعتبار سے کسی بھی مذہب کے خلاف نہیں ہے بلکہ ہر مذہب کی حقیقی نمائندگی کا حق حقیقی اسلام کو پیش کر کے ادا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خالص توحید ہر چیز پر مقدم ہے کیونکہ اگر خدا کے وجود کو الگ کر دیا جائے تو کسی بھی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللّٰہ۔ یعنی ہر قوم میں ہم نے اس بنیادی حقیقت کے ساتھ رسول بھیجے کہ خدائے واحد کی پرستش کرو گویا ہر نبی اپنی قوم اور اپنے زمانہ میں اپنے اپنے مقام کے مطابق خدائے واحد کی پرستش ہی کی تعلیم دیتا رہا ہے۔ مساجد کی تعمیر کی بھی یہی بنیادی غرض ہوتی ہے کہ:-

ومن اظلم ممّن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہٗ (البقرہ)

یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جس نے اللہ کی مساجد سے لوگوں کو روکا کہ ان میں اس کا نام لیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ خدائے واحد کی پرستش کیلئے کوئی بھی شخص مساجد میں آئے اسے روکنا نہیں چاہیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو ایک موقعہ پر مسجد نبوی میں اپنے طور سے خدائے واحد کی عبادت کی اجازت دی تھی۔ پس اسپین جیسے صلیب کدہ میں مسجد بشارت بھی خدا کی تلاش کا ایک نادر ذریعہ ہو گا۔

بشارت بفتح بار کے معنی ہوتے ہیں "خوشکن خبر"۔ حسن اور بشارت بکسر بار کے معنی خوشخبری کے ہیں۔ موخر الذکر لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی استعمال ہوا ہے۔

۱- اَتٰی امر اللّٰہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النبیون (البدر ۱ر جنوری ۱۹۰۳ء)

خدا کا امر آ رہا ہے تم جلدی نہ کرو ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

۲- بشارۃ تلقاھا النبیون اِنّ اللّٰہ مع الذین اتقوا (الحکم ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء)
یہ خوشخبری ہے جو نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

۳- بشارۃ تلقاھا النبیون تریٰ نصراً من عند اللّٰہ (۷ پالہامات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۲)
یہ خوشخبری ہے جو نبیوں کو ملی تو اللہ کی طرف سے نصرت کو دیکھے گا۔

۴- بشارۃ تلقاھا النبیون یا احمدی انت مرادی ومعی انت منّی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی (الوصیت صفحہ ۱۶) یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے اے میرے احمد تو میری مراد ہے۔ اور میرے ساتھ ہے تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید۔

۵- بشارۃ تلقاھا النبیون، انت علیٰ بینۃٍ من ربک کفیناک المستھزئین یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں
(تذکرہ صفحہ ۶۲۳)

ان الہامات میں بشارۃ تلقاھا النبیون کے الفاظ مشترک ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ دجالی فتنہ اس قدر عظیم فتنہ ہوگا کہ ہر نبی اپنی امت کو اس فتنہ سے ڈراتا آیا ہے۔ اور اس کو پاش پاش کرنا کاسر صلیب کا کام ہے اس الہام میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور اس اعتبار سے ملک اسپین بڑی نادر الوقوع اہمیت کا حامل ہے۔ کہ وہ ملک صدیوں اسلام کے زیر نگین رہنے کے بعد پھر صلیب کدہ بن گیا۔ اور تقریباً ساڑھے سات سو سال تک وہاں زیارت کے لئے بھی کوئی مسجد دکھائی نہ دیتی تھی۔ اس قدر طویل عرصہ کے بعد وہاں پھر عظیم الشان مسجد۔ مسجد بشارت منصۂ شہود پر آئی ہے۔ اور یہ واقعہ تاریخ اسلام و احمدیت میں ہی نہیں بلکہ تاریخ انسانیت میں بہت بڑی عظمت رکھتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مضطر اور مقدس روح سرزمین اندلس پر رات بھر درد و کرب سے اللہ تعالیٰ کے حضور تڑپتی رہی جس نے ملاء اعلیٰ میں شور برپا کر دیا اور "بشارت" بھی پائی اسی کا ثمرہ یہ مسجد بشارت ہے جس کے افتتاح میں شرکت کی غرض سے کرہ عرض پر پھیلے ہوئے احمدی مستانہ وار قرطبہ پہنچ رہے ہیں۔ اور جو نہیں پہنچ سکتے وہ زمین کے کناروں تک۔ تضرعانہ دعاؤں میں مصروف ہیں۔ ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا ٭ لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے بعد

یہی وہ مسجد بشارت ہے جس کا افتتاح سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو اپنے مقدس ہاتھوں سے فرما رہے ہیں۔ اور یہی وہ مقدس افتتاح ہے جس کی معجزانہ کامیابی کے لیے دنیائے احمدیت کی روحیں لگاتار تضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ ؎ اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا ٭ ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھا لے سارا بار ٭
(عبد الحق فضل)

"ہوا ہے مہدئ دوراں کا جانشیں طاہر"

یہ نورِ دوسری قدرت کا جو تھا مظہر ہے
نظارہ دیکھا ہے ہم نے یہ آسمانوں سے
یہ دور کرتا ہے تازہ پرانی یادوں کو
سنا ہے ہم نے جو ملت کے رازدانوں سے
ہوا ہے مہدیٔ دوراں کا جانشیں طاہر
یہ کہہ رہے ہیں ملائک بھی کہکشانوں سے
الٰہی تیری عنایت پہ شادماں ہیں ہم
کہ بھیجا تو نے ہے انعام آسمانوں سے
یہ دور غلبۂ اسلام و فتح دیں ہے ظفرؔ
یہی ہے وعدۂ حق دیں کے پاسبانوں سے

(مبارک احمد ظفر ربوہ)

درس الحدیث

سب سے پیارا وجود ہی شرک کے خلاف جہاد کا علم بلند کرتا ہے

اپنے گردوپیش، اپنے گھروں، اپنے شہروں اور دنیا میں جگہ جگہ شرک کو مٹانا ہم احمدیوں کا سب سے بڑا فرض ہے

وارث یقینی اور ناپاک طور پر خدا کا شریک ٹھہرانے کے گناہ کو اللہ تعالیٰ بخشے گا نہیں

شرک تمام دوسرے گناہوں کی جڑ ہے۔ اکثر گناہوں کے پیچھے شرک کارفرما ہوتا ہے

مسجد مبارک ربوہ میں ۱۸ر وفا ۱۳۶۱ ہش (جولائی ۱۹۸۲ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا درس حدیث

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸ر وفا ۱۳۶۱ ہش (۱۸ر جولائی ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں حدیث کا جو بصیرت افروز درس دیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تعوذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا۔

(النساء: ۴۹)

پھر مسنونہ درود شریف پڑھنے کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل احادیث مع ترجمہ پڑھیں

حدیث نمبر ۱

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا أَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

(بخاری کتاب التوحید باب ما جاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الی توحید اللہ)

ترجمہ:-

حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ وہ خدا ہی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول! اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔

حدیث نمبر ۲

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ

(بخاری کتاب التہجد باب الدعاء والصلوٰۃ من آخر اللیل)

ترجمہ:-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات تیسرے پہر آسمانِ اعلیٰ سے ادنیٰ آسمان کی طرف دنیا کے آسمان کی طرف رجوع کرتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کر رہا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کر رہا ہے میں اس کے سوال کا جواب دوں گا کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کر رہا ہے؟ میں اسے بخش دوں گا۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْقِيْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

(بخاری کتاب الادب - باب رحمۃ الولد و تقبیلہ و معانقتہ)

ترجمہ:-

حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ چند قیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔ ان میں سے ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا اور وہ اپنے بچے کو تلاش کرتی پھر رہی تھی، اور جو بچہ بھی اس کو ملتا تھا وہ اس کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگ جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ محبت کا نظارہ دیکھا تو آپؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بتاؤ بھلا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں، اے آقا! جب تک اس میں طاقت ہے وہ ایسا نہیں کر سکتی یعنی جان بھی دیدے تو وہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو! اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ ماں اپنے بچے پر کرتی ہے۔

دوسری احادیث میں یہ واقعہ زیادہ تفصیل سے آتا ہے۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر ایک جگہ پڑاؤ تھا وہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ ایک اور موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو بھٹی جلا رہی تھی اور اس میں پتے جھونک رہی تھی اس کی گود میں بچہ بھی تھا۔ آنحضورؐ نے دیکھا کہ جب آگ کی لپٹیں تیز ہوتی ہیں اور سینک آنے لگتے ہیں تو وہ اپنے بچے کو چھاتی سے چمٹا کر پیچھے کر لیتی ہے۔ پھر آگے جھک کر اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ حضورؐ یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ اس عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنے اس بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا نہیں۔ اس پر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تو ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسوؤں کا فوارہ چھوٹ پڑا اور آپؐ نے فرمایا ہاں خدا آگ میں نہیں ڈالے گا سوائے اس کے کہ اس کا شرک کیا جائے۔ خدا آگ میں نہیں ڈالے گا سوائے اس کے کہ اس کا شرک کیا جائے۔

شرک کے سوا ہر گناہ کی بخشش ہے

پھر فرمایا

"یہ چند حدیثیں ہیں جو بخشش سے متعلق ایسی چنی ہیں جن میں شرک کی بخشش کے سوا باقی ہر بخشش کا ذکر آجاتا ہے سوال یہ ہے کہ شرک کی بخشش نہ کرنے کا کیا مفہوم ہے؟

[illegible] قرآن کا یہ مفہوم بہرحال نہیں کہ وہ شخص جس نے زندگی میں شرک سے توبہ [illegible] اس کا شرک بھی معاف نہیں ہوگا۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے [illegible] اکثریت کے متعلق جہنم لازماً لکھ دی گئی۔ اور ان سب پر کلام [illegible]

بننے گا جن کی بھاری اکثریت مشرکین میں سے آئی اور جس وقت انہوں نے توبہ کی اور کلمہ پڑھا ان کے پچھلے سارے گناہ دھل گئے اس لئے یہ مفہوم لینا کہ خدا تعالیٰ نے شرک کو کسی حالت میں بھی معاف نہیں کر سکتا، قرآنی تعلیم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے غلط ثابت ہوتا ہے۔

مشرک کے لئے بخشش کی دعا بھی جائز نہیں

مفہوم یہ ہے کہ وہ شخص جو شرک کی حالت میں جان دے دے۔ اس کے لئے بعد ازاں بخشش کا کوئی سوال نہیں ہے اور اس کے متعلق تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ حکم تھا اور دوسرے تمام انبیاء کو بھی یہی حکم رہا کہ تم نے ان کے لئے بخشش کی دعا بھی نہیں کرنی ایک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے ہیں جن کے متعلق ایک دعا کا ذکر آتا ہے اپنے باپ کے حق میں لیکن اس کے بعد اللہ تعالےٰ یہ وضاحت فرماتا ہے کہ انہوں نے بچپن میں اپنے خاص جذبے میں یہ عہد کیا تھا کہ میں اس کے لئے بخشش کی دعا کروں گا۔ اس لئے ہم نے ان کو دعا کرنے دی۔ لیکن بعد ازاں جب ہم نے بتا دیا کہ وہ (ان کا باپ) مشرک تھا اور اس کی یہ کیفیت تھی تو وہ خود بیزار ہو گئے اور پھر انہوں نے اس کے بعد دعا نہیں کی۔ اس سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ قرآن کریم نمایاں طور پر آپ کو بہت ہی حلیم و کریم اور غیر معمولی نرم دل والا قرار دیتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت تھی دوسری طرف اپنے اس باپ کی جس کو بچپن میں کچھ نہ کچھ خدمت کرنے کی توفیق ملی تو کسی خاص جذبہ رحم میں یہ عہد کر بیٹھے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی نظر اپنے بندے پر پیار کی پڑی اور اس عہد کو نبھانے کی توفیق دے دی ورنہ اللہ تو اسے پہلے بھی روک سکتا تھا اور بعد ازاں جب توحید کا مضمون زیادہ روشن فرمایا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو آپ نے توبہ کر لی۔

شرک معاف کیوں نہیں ہوتا

دوسرا پہلو شرک کا یہ قابل غور ہے کہ شرک کو معاف کیوں نہیں کرتا؟ اس میں دو تین پہلو توجہ کے مستحق ہیں ایک تو یہ کہ شرک تمام دوسرے گناہوں کی جڑ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ گناہ کا اگر تجزیہ کریں تو اکثر گناہوں کے پیچھے شرک ہی کا سفر ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو بخش دیتا ہے جن میں واضح شرک نہیں ہوتا تو دوسرا پہلو یہ ہے کہ عملاً خدا شرک خفی کو بخشتا بھی ہے دنیا کو شرک سے متنفر کرنے کے لئے اور اپنی توحید کے جلال کی خاطر اس قسم کی آیات بھی ہیں اور حدیثیں بھی ہیں۔ لیکن عملاً تو تجا ہے سے ہر گناہ پر شرک ہی غالب ہوتا ہے اس لئے شرک خفی جو واضح طور پر انسان سے ذہن میں نہ ہو کہ میں شرک کر رہا ہوں وہ تو بخشا بھی جاتا ہے گناہوں کی صورت میں ... بچتا ہے جو واضح، یقینی طور پر نمایاں طور پر خدا کے سوا معبود ٹھہرانے والا شرک ہے وہاں کوئی بخشش نہیں۔ اگر اسی حالت میں انسان جان دے دے۔

اس تقدیر الٰہی کا فلسفہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنے بھی انسان کے لئے روحانی عذاب مقدر ہیں ان میں سب سے زیادہ ہولناک عذاب رقابت کا عذاب ہے۔ تمام تاریخ عالم کے لٹریچر پر آپ نظر ڈالیں۔ ادب کا مطالعہ کریں، شعر کا نثر کا ان میں آپ کو یہی گواہی ملے گی کہ انسان اپنے دوستوں، اپنے پیاروں، اپنے تعلق والوں کے ہر قسم کے دکھ برداشت کر لیتا ہے۔ لیکن وہ رقابت برداشت نہیں کر سکتا کہ ان کو چھوڑ کر اس کے پیارے کسی اور سے پیار کرنے لگ جائیں۔ رقابت تو ایک ایسی خوفناک چیز ہے انسان کے اپنے سے کہ بعض مائیں بچوں سے متنفر ہو جاتی ہیں۔ اگر وہ مائیں اپنی بنا لیں اور اپنی ماں کے حق ادا کرنا چھوڑ دیں تو انسانی فطرت کی یہی آواز ہے انسانی فطرت کی یہ آواز اس پہلو سے شرک کے مضمون پر روشنی ڈالتی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (بخاری کتاب التوحید)

کہ میں انسانی فطرت، انسانی خیالات، اس کی توقعات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالتا ہوں۔ اپنے متعلق تو وہ فیصلے کرے کہ میں ہر دوسری چیز معاف کر دوں گا لیکن اپنا شرک معاف نہیں کروں گا اور میرے متعلق یہ توقع رکھے کہ ہر شرک کی اس کو اجازت دے دی جائے یہ نہیں ہو سکتا اس کی اپنی فطرت کے خلاف یہ آواز ہے وہ اپنے متعلق شرک برداشت نہیں کر سکتا تو میرے متعلق اس کو شرک کرنے کا کیا حق ہے؟ ایک تو یہ پہلو ہے خاص طور پر شرک کو نہ معاف کرنے کا جو انسانی فطرت کی آواز کے مطابق واضح ہے۔

شرک میں انسانی حرکت کا رُخ بدل جاتا ہے

دوسرا پہلو یہ ہے کہ شرک میں حرکت کا رُخ بدل جاتا ہے۔ انسان جب اپنے رب کی طرف گر پڑتا گرتا ہوا بھی تھوڑی بہت حرکت کرتا ہے اگر حرکت کا رُخ واضح ہو یعنی خدا کی طرف ہی ہو تو زیادہ توفیق نہیں پائے گا۔ تو چند انچ آگے بڑھنے کی توفیق مل جائے گی۔ دوسری حدیث میں یہ نوٹ کی ہے (تفصیل میں پڑنے کا وقت نہیں) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ بالشت برابر میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ، ایک ہاتھ اس کی طرف آتا ہے میں آ جاتا ہوں وہ ایک قدم اٹھاتا ہے میں دس قدم آ جاتا ہوں وہ چل کر آتا ہے میں دوڑ کر آتا ہوں تو کچھ تو کرے بندہ کچھ حرکت تو ہو اس کی جانب اگر کچھ بھی نہ ہو اور رُخ ہی بدلا ہوا ہو تو خدا کیسے اس کی طرف آئیگا؟ پس شرک میں انسانی حرکت کا رُخ تبدیل ہو جاتا ہے رب کی طرف رہتا ہی نہیں رُخ اور جو رب کی طرف ایک انچ بھی حرکت نہیں کر رہا۔ اس کا رب اس کی طرف کیسے آ سکتا ہے؟

اور بھی بہت سے غور طلب پہلو ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے احمدیوں کو کہ یہ جو صدی ہے یعنی ہماری صدی جس سے ہم گزر رہے ہیں خاص طور پر اس صدی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے افضل الذکر کے ورد کی تعلیم ہمیں دی کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کا خاص ورد کیا کرو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق افضل الذکر ہے، اس میں ہمیں یہی پیغام ہے کہ ساری دنیا کے جتنے دکھ ہیں ان کی بنا شرک ہے اس لئے سب سے زیادہ شرک کے خلاف ہمیں جہاد کا علم بلند کرنا ہے اور ساری زندگیاں وقف کر دینی ہیں۔ ہمارے نفوس سے شرک کو قلع قمع ہو اور توحید خالص ہمارے دلوں پر قابض ہو جائے۔ اپنے گھروں سے اپنی گلیوں سے، اپنے شہروں سے جب تک دنیا بھر سے ہم شرک کو نہ مٹا لیں ہم احمدی چین سے نہ بیٹھیں۔ (الفضل ۱۴ر جولائی ۱۹۸۲ء)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

اور

مرکزی علماء کرام کا دورہ کشمیر

مورخہ ۸ر ظہور اگست سے مندرجہ ذیل علماء کرام کا ایک وفد کشمیر کے دورہ پر تھا جو جموں و کاہ اور وادی کشمیر کا دورہ کرنے کے بعد ۲۷ر اگست کو واپس آ گیا ہے۔

۱۔ الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۲۔ مکرم حکیم محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

۳۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۴۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مورخہ ۱۳ر ظہور (اگست) کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان بھی دہلی سے کشمیر پہنچ گئے تھے اور کانفرنس میں شرکت کے بعد مورخہ ۲۱ ظہور ۱۳۶۱ کو حیدرآباد تشریف لے گئے اور مورخہ ۲۵ ظہور ۱۳۶۱ کو قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دورہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ بدر)

دُعائے مغفرت

مکرم غلام محمود صاحب راجوری کی والدہ محترمہ نور بی عبد الرحمن راجوری بعمر ۶۵ سال ۱۸ر جولائی ۱۹۸۲ء شب آٹھ بجے بمبئی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسرے روز مورخہ ۲۰ر جولائی بروز جمعہ خاکسار نے مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب بھی اس موقعہ پر شریک تھے۔ بعد ازاں احمدیہ قبرستان واقع بھوئی واڑہ انائے گاؤں بمبئی میں مرحومہ کو دفن کیا گیا بعد تدفین خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ انچارج بمبئی

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے پروگرام میں انقلابی تبدیلیوں کی اہمیت

احمدی عورتوں اور بچیوں میں ایک عظیم بیداری اور نیا عزم اور ولولہ پیدا ہو رہا ہے

سترہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے افتتاحی اجلاس سے سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پر معارف خطاب

ربوہ ۲۷ رفا رجولائی۔ سترہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس آج شام چھ بجے یہاں مسجد مبارک میں شروع ہو گئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس کلاس کے نظام میں ہر تین چار سال کے بعد تبدیلیاں لائی جاتی رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفت کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ (الرحمٰن ۳۰) کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کے نئے نئے فضلوں کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ حضور نے اس ضمن میں نصاب کو مختصر کرنے اور بعض آیاتِ قرآنی کا ترجمہ و تشریح سکھانے کی ہدایت جاری فرمائی۔

موجودہ تعلیم القرآن کلاس کے افتتاحی اجلاس میں ۵۱ م طلباء اور ۱۰۷۵ طالبات سمیت کل ۷۶ ۵ طلباء وطالبات حاضر تھے۔

حضور ایدہ اللہ پورے چھ بجے تشریف لائے۔ تقریب کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ اظہر احمد صاحب شاہد نے کی۔ اس کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا کلام جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے۔ ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) محترم محمد شفیع صاحب اشرف نے مختصراً کلاس کا تعارف پیش کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ شکل میں یہ کلاس ۱۹۶۶ء سے جاری ہے۔ پہلی کلاس میں صرف ۸۷ طلباء شامل تھے اور ۱۹۸۲ء میں ہونے والی آخری کلاس میں ۱۸۹۷ طلباء وطالبات شامل ہوئے اس کلاس میں قرآن کریم۔ حدیث۔ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور عربی اسباق پڑھائے جائیں گے۔ نیز علماء سلسلہ تقاریر کریں گے۔ طلباء کی رہائش ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں اور طالبات کی رہائش مہمان خانہ مستورات میں ہوگی۔ انہوں نے کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

چھ بج کر تیرہ منٹ پر حضور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا جو چھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے تقریباً نصف گھنٹہ خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا امسال جو اس کلاس کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اس میں ایک بات قابلِ توجہ ہے کہ ہماری عزیز بچیوں کی تعداد خدا کے فضل سے مردوں سے اڑھائی گنا زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تعداد کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ احمدی مستورات میں ایک عظیم بیداری نیا عزم اور ولولہ پیدا ہونے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ رمضان المبارک کے دوران درسِ قرآن و حدیث کے وقت قریباً ہر روز عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوتی تھی سوائے آخری روز جبکہ مردوں کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ناظر اصلاح و ارشاد صاحب سے کہا کہ اگر عورتیں یہ شکوہ کریں کہ آپ نے مردوں کو زیادہ جگہ دے رکھی ہے جبکہ انکی تعداد کم ہے تو وہ اس بات میں حق بجانب ہوں گی۔ حضور نے فرمایا اگر عورتیں اس تعداد میں ترقی کرتی رہیں اور مردوں نے فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کی قرآنی روح کے مطابق اس چیلنج کو قبول نہ کیا تو پھر شاید یہ کرنا پڑے کہ مردوں کو قنات کے پیچھے والی طرف بھیج کر عورتوں کو اس بڑے حصہ میں لے آیا جائے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا اس وقت جو نسبت ہے کہ عورتیں ڈھائی گنا زیادہ ہیں اس کے حساب سے ان کو جگہ بھی ڈھائی گناہ زیادہ ملنی چاہیئے اس ضمن میں حضور نے نظارت اصلاح وارشاد کو ہدایت فرمائی کہ عورتوں کے حصہ میں انتظامات بہتر کئے جائیں زیادہ پنکھے فراہم کئے جائیں اور بہتر سہولتیں مہیا ہونی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو وسع مکانک کا اشارہ فرمایا ہے اس میں سب سے پہلے تو مسجد آتی ہے جو خدا کا گھر ہے کیونکہ اصل مکان تو خدا کا ہی مکان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی جب توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی تو سب سے پہلے آپ نے مسجد کو وسیع کیا۔ حضور نے فرمایا مسجد کی توسیع کا بھی سوچا جا سکتا ہے تاہم اس ضمن میں ساری پہلوؤں کا جائزہ لیکر رپورٹ پیش کی جانی چاہیئے۔

جدت پیدا کرنے کی ہدایت

پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے ان میں نیا پن پیدا کرنے کی ہدایت فرمائی حضور نے فرمایا۔ کوئی پروگرام خواہ کتنی ہی محنت سے کیوں نہ شروع کیا جائے کچھ دن کے بعد پرانا ہو جاتا ہے اور اسکی لذت بھی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ نیا لباس نیا مکان نئی شادی ہر چیز نئے پن کی محتاج ہے

اللہ تعالیٰ نے یہی سبق قرآن کریم میں کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ۔ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی ذات کے نت نئے جلوے دکھاتا اور ہر آن نئی صفات اور قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے اس طرح سے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے بھی کبھی یکسانیت کا شکار ہو کر پورا نہیں ہوتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہا کا ذکر کیا اور فرمایا انہوں نے مجھے ایک دن میر درد کا یہ شعر سنا کر کہا کہ یہ شعر مندرجہ بالا آیتِ قرآن کی تفسیر ہے یہ شعر یوں ہے

دل بھی تیرے ہی ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

حضور نے اس نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کے مختلف مظاہر کا ذکر فرمایا اور شہد کی مکھیوں، چیونٹیوں کے نظام میں موجود اللہ تعالےٰ کی متنوع صفات کے ظہور کا ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ اس کلاس کو بھی اسی طرز پر لا کر اس کے پروگرام کو ہر تین چار سال کے بعد بدل دیا جائے تاکہ دلچسپی قائم رہے محض نظام کے ذریعہ مجبور کر کے لانا کافی نہیں۔ طلباء کے دل میں ایسی تڑپ پیدا کی جائے کہ وہ جب گھروں کو واپس جائیں تو اتنے خوبصورت رنگ میں اس کا ذکر کیا کریں کہ جو سنے اس کا دل تڑپ جائے کہ کاش وہ بھی کلاس میں موجود ہوتا

حضور نے اس ضمن میں نئی ترتیب کا مختصر سا خاکہ بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ کلاس میں شامل طلباء وطالبات کا قرآن کریم کے بارے میں بنیادی علم کمزور ہوتا ہے۔ یہاں پر ان کی استعداد سے زائد ان کو پڑھایا جاتا ہے اس سے کوئی ٹھوس فائدہ حاصل نہیں ہوتا حضور نے فرمایا ضرورت اس امر کی ہے کہ کورس بہت مختصر کیا جائے اور اس کا چناؤ اس رنگ میں کیا جائے کہ چند آیات منتخب کر لی جائیں جن میں روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات کے بارے میں ہدایات ہوں۔ مثلاً ان میں شرک۔ جھوٹ۔ ظلم کے خلاف تعلیم ہو۔ اور رحمت شفقت کا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہو۔ ان آیات کو اچھی طرح ترجمہ اور صحیح تجوید کے ساتھ پڑھا کر ذہن نشین کرایا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآنی آیات کا جادو اتنا زبردست ہے کہ بعض اوقات ایک خوش الحان قاری کی زبان سے ایک آیت سنکر بعض افراد کی ساری زندگی بدل گئی حضور نے فرمایا اس طرح سے تھوڑے کورس کو زندگی کے وسیع دائرے پر پھیلا دیا جائے اور ان میں اللہ تعالیٰ کی صفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے تذکرے آپ کے خلق کا بیان شامل کر کے اسے پر اثر بنایا جائے اس کے علاوہ چند آیات ایسی بھی چنی جائیں جن میں آئندہ زمانے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کا ذکر ہو اس کے بعد کسی اور رنگ میں کروٹ بدلیں اور اتنا ہی دیں جتنا اشتہا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ واپس کھینچ لیں ایسی صورت پیدا کریں کہ جب طلباء واپس جائیں تو مست ہو کر جائیں ان کی کایا پلٹ جائے اور پھر اسی پر نہ اکتفا کریں یہ کلاس سارا سال اس رنگ میں جاری رکھیں کہ اس کلاس کے درسوں کے کیسٹ بنا کر گھر گھر پہنچا دیں اگر ہر بچہ نہیں لے سکتا تو چار پانچ بچے مل کر حاصل کریں اور سال بھر یہ باتیں دہراتے رہیں۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اپنے رحم کا سلوک کر کے اپنا علم عطا کرے یہاں آنے والی نئی زندگی اور تازگی کے ساتھ واپس جائیں یہ سوچیں کہ آئے تو اور رنگ میں تھے اب اور دل و دماغ کے ساتھ جا رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد فرمایا کل صبح انشاء اللہ سپین کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ سب بچے اور بچیاں اس سفر کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کمزور انسانوں کو طاقت دے کہ ہم اس کے دین کی بہترین رنگ میں خدمت کر سکیں آمین اور اسکے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

(الفضل ۲۹ر جولائی)

منقولات

صحافی حضرات کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

ہمیں کچھ کینہ نہیں بھائیو! نصیحت ہے غریبانہ

۹ر جون ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد سے اب تک جماعت احمدیہ اور احمدیوں کے بارے میں ملکی اور قومی اخبارات میں ہر دوسرے تیسرے روز ایک نہ ایک خبر پڑھنے کو ملتی ہے کبھی "باوثوق ذرائع" کے حوالے سے جماعت میں تفرقہ کی مصداق اطلاع" کا ذکر ہوتا ہے۔ کبھی اس مزعومہ "تفرقہ" کو دور کرنے کے سلسلے میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی "ناکامی اور" ناکامی کے نتیجے میں" ملک سے روانگی کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو کبھی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ۔ وکیل التبشیر کے علاج کیلئے بیرون ملک سفر کو بیرونی مشنوں پر "قبضہ کرنے کا سفر قرار دیا جاتا ہے۔ کبھی۔ ایم۔ایم احمد (صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب) کے بیعت نہ کرنے کے متعلق خبر آتی ہے تو کبھی ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے متعلق لکھا جاتا ہے کہ وہ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حلقہ بیعت میں شامل نہیں۔ کبھی چند "بے کس اور مجبور" افراد پر ہونے والے "مظالم کی کہانی سنائی جاتی ہے۔ اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے بیعت نہیں کی "انہیں "ظلم" کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ان کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا گیا ہے۔ "ان مظلوموں کی زندگی" اجیرن" بنادی گئی ہے اور وہ سخت خطرات سے دوچار ہیں" اور کبھی یہ شائع کیا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے بیعت نہیں کی اُن کی تعداد چار لاکھ سے متجاوز ہے اور وہ ایک متوازی جماعت قائم کر رہے ہیں" اب کوئی کیا سمجھے کہ کون سا بیان سچ ہے، لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ ساری باتیں جھوٹ پر مبنی ہیں ان میں سے کوئی ایک بات بھی سچ نہیں

اسی پر بس نہیں۔ گذشتہ ایک صدی پر محیط احمدیہ لٹریچر اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی کتب سے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے فقرات اٹھائے جاتے ہیں اور توڑ مروڑ کر ان کو پیش کیا جاتا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ آج کے اخبار میں ایسی خبر پڑھنے کو ملتی ہے جو اسی اخبار کے گذشتہ روز کے شمارہ میں شائع شدہ "مصدقہ اطلاع" کی تردید کر رہی ہوتی ہے۔ بلکہ حد تو یہ ہے کہ بعض اوقات اُسی اخبار یا رسالہ کے ایک صفحہ پر خبر چھپتی ہے اور اسی اخبار یا رسالہ کے دوسرے صفحے پر ایک اور خبر دی جاتی ہے جو پہلے صفحہ کی خبر کو جھٹلا رہی ہوتی ہے۔

یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور کھلے بندوں ہو رہا ہے۔ اخباری ضابطہ اخلاق اور پریس سنسر ایکٹ کے باوجود حقائق کو مسخ کر کے پیش کرنے اور من گھڑت قصے اور کہانیاں سنانے کا یہ سلسلہ گذشتہ دو ماہ سے برابر جاری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے صحافی حضرات کی امداد کے لئے کچھ اور اصحاب بھی میدان میں آکودے ہیں۔ جو گمنام یا غیر معروف ناموں سے بے سروپا الزامات اور لایعنی افواہوں پر مبنی اشتہارات شائع کر کے تقسیم کر رہے ہیں۔

جہاں تک ہم احمدیوں کا سوال ہے یہ بات ہمارے لئے کوئی نئی نہیں ہے۔ گذشتہ ایک صدی کی تاریخ کے صفحات اس بات کے شاہد ہیں کہ جب بھی جماعت احمدیہ پر ایسے حالات آئے ہمارے خوش فہم مخالفین کو یہ امید ہوئی کہ اب یہ جماعت تفرقہ کا شکار ہو کر ختم ہو جائیگی اور تاریخ اس بات کی بھی شاہد ہے کہ ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ کے افراد نے ایسے حالات میں پہلے سے بھی بڑھکر اتحاد۔ اتفاق اور تنظیم کا مظاہرہ کیا اور جماعت مشکل سے مشکل حالات میں سے بھی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ سرخرو نکلی۔

جب ۱۹۰۸ء میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا اُس وقت بھی یہی کہا گیا تھا کہ اپنے بانی کی وفات کے ساتھ یہ جماعت بھی ختم ہو جائیگی پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقعہ پر تو یہ بات عام لوگوں کی زبانوں پر تھی کہ "اکابرین" جماعت کی علیحدگی کے بعد جماعت کی باگ ڈور چند "نوآموز اور ناتجربہ کار" لوگوں کے ہاتھ آگئی ہے اور چند ہی روز میں اس کا نتیجہ سامنے آجائیگا۔ ۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بھی ہمارے مخالفین کو یہی توقعات تھیں اور اب ۱۹۸۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال پر بھی ایک طبقہ اسی قسم کی خوش فہمیوں کو دل میں بسائے ہوئے ہے اور ماضی سے سبق سیکھے بغیر اسی امید اور توقع پر اس قسم کی خبریں اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ پھیلا رہا ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان جھوٹی خبروں کی اشاعت سے وہ جماعت کے اتحاد کو کمزور کرنے اور احباب جماعت کو متاثر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے حالانکہ اگر یہ گذشتہ ایک صدی کی تاریخ کو اپنے سامنے رکھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ایک سعی لاحاصل میں مصروف ہیں اور ایک بے مقصد جدوجہد میں اپنے ذرائع اور اپنی قوتیں ضائع کر رہے ہیں۔

ہم احمدی تو غلط باتوں۔ لایعنی الزامات اور من گھڑت افواہوں کے سننے اور پڑھنے کے عادی ہیں اور ان کے بارے میں ہمارا ردّ عمل وہی ہے جس کی طرف سورہ الفرقان میں خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ہ

ہم تو دل آزار الزامات اور دل دکھانے والے بہتانوں کی اشاعت پر بھی الزام لگانے والوں سے شکوہ نہیں کرتے بلکہ قرآنی تعلیم کے مطابق یہی کہتے ہیں۔

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ۔

اور اپنے رب سے یہی مدد چاہتے ہیں کہ وہ جھوٹ کا پردہ چاک کر کے سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے۔

پس جہاں تک ہمارا۔۔ جماعت احمدیہ کا۔۔ تعلق ہے ہمیں اخبارات اور اشتہاروں کی اس مہم کے بارے میں لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ جماعت احمدیہ کے افراد جو پاکستان میں ہیں یا پاکستان سے باہر ہیں وہ ان "خبروں" کی حقیقت سے پوری طرح واقف ہیں۔ اسی طرح ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ہمارے وہ بھائی جو ہماری جماعت میں شامل تو نہیں ہیں لیکن ہم سے محبت اور پیار کا تعلق رکھتے ہیں وہ بھی ان افواہوں کی حقیقت سے لاعلم نہیں ہیں اور اس لیئے وہ بھی پراپیگنڈا کی اس مہم سے کسی طرح متاثر نہیں ہو رہے۔ ہمارے بہت سے غیر از جماعت بھائی ازراہ محبت، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے وقت ہمارے ساتھ تعزیت کا اظہار کرنے، ہمارا غم بٹانے اور صدمہ کی اُس گھڑی میں ہمیں تسلی دینے کے لئے اپنے جاننے والے احمدی احباب کے پاس ربوہ میں بھی اور بیرون ربوہ بھی تشریف لاتے رہے ہیں۔ ہم جہاں اس اظہار ہمدردی کے لئے ان کے شکر گزار ہیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرما دے، وہاں ہمیں یہ بھی علم ہے کہ وہ حالات سے پوری طرح باخبر اور ان افواہوں اور من گھڑت قصوں کی حقیقت سے پوری طرح واقف ہیں اس لئے ہمیں اپنے ان مخلص دوستوں کے بارے میں بھی تسلی ہے کہ یہ پروپیگنڈا کی یہ مہم اُن کے ذہنوں میں ہمارے بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی یا شکوک پیدا کرنے کا باعث نہیں بن سکتی۔

جو جھوٹے الزامات، اور شر انگیز افواہیں گمنام اشتہارات کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہیں ان کا ہم کوئی نوٹس نہیں لینا چاہتے اور نہ ہم انہیں کوئی وقعت دیتے ہیں۔ اُن کی حیثیت جھوٹ کے ایک پلندہ سے زیادہ نہیں جن کی اہمیت صرف اتنی ہے کہ یہ اپنے لکھنے والوں کے مکروہ چہروں اور اُن کے گھناؤنے عزائم سے پردہ اُٹھاتے ہیں۔ ایسے اشتہارات تو اپنی تردید آپ ہیں۔ اور کوئی عقل سلیم رکھنے والا ان کو لائق التفات نہیں سمجھتا۔ ہم ان پردہ نشین اشتہار بازوں کو مخاطب کرنا بھی اپنی

توہین سمجھتے ہیں۔

البتہ اخبارات میں شائع شدہ غلط خبروں اور جھوٹی افواہوں کے بارے میں آج جو ہم قلم اُٹھا رہے ہیں تو اس کا مقصد بھی کسی خبر کی تردید کرنا یا کسی افواہ کو بے بنیاد ثابت کرنا نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس غرض کیلئے کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔

ہم آج اپنے صفحات میں ان باتوں کا تذکرہ کرنے پر صرف اس لیے مجبور ہوئے ہیں کہ ہم اپنے ملکی اور قومی پریس کے ارباب حل وعقد اور صحافی حضرات کی خدمت میں کچھ گزارشات کرنا چاہتے ہیں اور انہیں یاد دلانا چاہتے ہیں کہ "خبر" ہر اس بات کو نہیں کہتے جو راہ چلتے یا کسی قہوہ خانے میں بیٹھے ان کے کانوں میں پڑے۔ اسی لیے ہر ذمہ دار اور با اصول صحافی اس بات کا خصوصی خیال رکھتا ہے کہ افواہوں کی صورت میں جو کچھ وہ سنتا ہے اسے تحقیق کی چھلنی میں چھان کر صرف وہ بات اپنے قارئین کے سامنے پیش کرے جس کی سچائی کی وہ تصدیق کر سکتا ہو۔

جب ہم اس نقطۂ نظر سے ان "خبروں" کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی سے ہمارے صحافی حضرات نے ان خبروں کی سچائی کو جانچنے اور ان کی صداقت کو پرکھنے کے لئے کسی قسم کی زحمت گوارا نہیں کی۔

ہمارے اشاعتی مراکز سے ربوہ کچھ اتنا دور بھی نہیں کہ ہمارے دوست خود یہاں تشریف لا کر حالات کا بچشم خود جائزہ لے سکتے ہوں۔ پھر یہ بھی نہیں ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد صرف ربوہ میں ہی بستے ہوں۔ پاکستان کے ہر شہر ہر قصبے اور ہر گاؤں میں جماعت کے افراد موجود ہیں۔ اور اُن بڑے شہروں میں تو جہاں سے زیادہ تر اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ جماعت کے افراد کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جماعت کی اپنی مساجد اور اپنے دفاتر موجود ہیں جہاں جماعت کے ذمہ دار کارکنان موجود ہیں۔ ہر بڑے شہر میں جماعت کی طرف سے امیر جماعت مقرر ہیں۔ اگر ہمارے یہ دوست چاہتے اور اگر یہ پسند کرتے کہ ان کے موقر جریدے میں غلط خبریں اشاعت پذیر نہ ہوں، تو جماعت کی انتظامیہ سے رابطہ پیدا کر سکتے تھے۔ پھر ان خبروں کے ضمن میں ایسی شخصیات کے نام بھی آئے ہیں جو قومی اور بین الاقوامی حلقوں میں جانی پہچانی اور معروف ہیں۔ اگر ہمارے صحافی احباب اپنی ذمہ داری کو سمجھتے تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، یا نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب یا ایم ایم احمد کے بارے میں کوئی "خبر" شائع کرنے سے پہلے ان احباب سے بھی اس "خبر" کی تصدیق یا تردید کے لیے رابطہ کر سکتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی اتنا غیر معروف نہیں ہے کہ ہمارے صحافی حضرات کو ان کی تلاش میں کچھ دقت پیش آتی۔

پس آج ہم اپنے صحافی بھائیوں کی خدمت میں یہی گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اور آپ دونوں اُس مقدس اور برگزیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں میں شامل ہیں جو اپنے دشمنوں کے حلقہ میں بھی صادق اور مصدوق کے نام سے پہچانا جاتا تھا، جس نے اپنے ماننے والوں کو ہر حال میں اور ہر مشکل وقت میں بھی سچ بولنے، سچی بات کہنے اور سچ پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے، جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب سے بڑا جہاد اس شخص کو قرار دیا ہے جو سلطان جابر کے سامنے بھی سچی بات کہنے والا ہو جس کی ساری زندگی لوگوں کو سچ کی طرف بلانے اور سچ پر چلانے میں بسر ہوئی اور اسی برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہم دلی دُکھ اور غم کے ساتھ آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ خدارا! کسی بات کے کرنے سے قبل یہ دیکھ لیا کریں کہ آپ کا کوئی قول یا فعل اس سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنیوالا تو نہیں۔ کہیں آپ بے بنیاد الزامات لگا کر اور جھوٹی افواہوں کو "مصدقہ اطلاع" کے طور پر شائع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کے مرتکب تو نہیں ہو رہے۔ کیونکہ اس برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے بعد جھوٹ کی اشاعت میں حصہ دار بننا آپ کے حضور میں گستاخی سے کم نہیں۔

ہمیں آپ کی صحافت اور صحافت کے معیار سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم تو صرف یہ دردمندانہ گزارش آپ کی خدمت میں کرنا چاہتے ہیں کہ خدارا! اس صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالی قوم کو جھوٹ اور ظلم میں ملوث نہ کریں۔ ان کو سچ پڑھنے کے لیے دیں کہ یہ اس قوم کا حق ہے۔ خدا اور اس کے سچے رسولؐ کے نام پر قائم ہونیوالے اس ملک کے شہریوں کا حق ہے۔ آپ انہیں ان کے اس بنیادی حق سے محروم نہ کریں۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے اور حقائق کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں، اس طرح کی بے بنیاد افواہیں اور جھوٹے قصے ہمیں اپنے راستے سے بھٹکا نہیں سکتے۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسانی کو اس عظمت اور جلال اور قدرت کے مالک خدا کی طرف بلانے کے لیے کھڑا کیا ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اور ہر دو جہان کا مالک ہے۔ ہمیں خدا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے اور آپؐ کے بلند مرتبہ سے دنیا کو روشناس کرانے کے لیے کھڑا کیا ہے۔ ہمیں خدا نے بنی نوع انسان کو اس صاف اور سیدھی اور سچی راہ کی طرف بلانے کے لئے کھڑا کیا ہے جو اسلام کی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے اور ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم اپنی زندگی کے آخری سانس تک اور اپنے خون کے آخری قطرہ تک اس مقصد کے حصول کے لیے کوشاں رہیں گے۔ یہ بے بنیاد باتیں۔ یہ بہتان تراشیاں اور جھوٹے قصے ہمارے راستے میں روک نہیں بن سکتے۔

ہمارا یہ ایمان ہے اور ہم میں سے ہر ایک پوری بصیرت کے ساتھ اس یقین پر قائم ہے کہ ہم خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہیں۔ یہ پودہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخِ مثمرم

(الفضل ۔۔ ۱۱۔۸۔۱۹۸۲ء)

پروگرام دورہ مکرم محمد عارف صاحب بی اے و مکرم محمد عبدالحق صاحب انسپکٹران وقف جدید برائے صوبہ پونچھ۔ کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پونچھ۔ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲/۹/۸۲ سے مکرم محمد عارف صاحب بی۔ اے و مکرم محمد عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ پہنچنے کی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲/۹/۸۲
جموں	۲/۹/۸۲	۱	۳
پونچھ	۳	۲	۵
دولیاں درّہ	۵	۱	۶
سندرہ، پٹھانہ تیر، سلوہ، گوری ساہی	۷	۱	۸
کالابن لوہارکہ	۸	۱	۹
حیارکوٹ	۹	۲	۱۱
بڈھانوں	۱۱	۱	۱۲
جموں	۱۳	۱	۱۴
بھدرواہ	۱۴	۱	۱۵
سرینگر	۱۶	۱	۱۷
ادنا گام، ترکہ پورہ	۱۷	۱	۱۸
سرینگر	۱۸	۱	۱۹

نام جماعت	تاریخ پہنچنے کی	قیام	تاریخ روانگی
ہاری پاریگام	۱۹/۹/۸۲	۱	۲۰/۹/۸۲
اسلام آباد	۲۰	۱	۲۱
بیجبہاڑہ	〃	〃	
اندورہ	۲۱	۱	۲۲
یاڑی پورہ، چک ایرچھ	۲۲	۱	۲۳
نوزابل	۲۳	۱	۲۴
ناصرہ آباد، شورت	۲۴	۲	۲۶
اسلور سکوریل	۲۶	۲	۲۸
رشی نگر	۲۸	۱	۲۹
ماندوجن	۲۹	۱	۳۰
شوپیاں گاگرن، صوفن نان	۳۰	۱	۳۱
سرینگر	۱/۱۰/۸۲	۲	۳/۱۰/۸۲
جموں	۵	۱	۶
قادیان	۱۰/۸۲	-	-

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

۱۱/۸/۸۲ کو خاکسار نے مکرم انور احمد صاحب تیماپوری کا نکاح عزیزہ شمشاد بیگم صاحبہ بنت مبارک احمد صاحب کے ساتھ بعوض حق مہر ۱۱۲۵ روپیہ پر پڑھایا۔ دوسرے دن انور احمد صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا احمدی وغیر احمدی احباب نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ فریقین نے اس تقریب کے بخیر وخوبی انجام پانے کی خوشی میں اعانت بدر اور دوسری مدات میں مبلغ تیس روپے ادا کئے ہیں قارئین رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالمومن راشد مبلغ یادگیر)

لسانیات کی دنیا میں شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا تازہ انقلاب انگیز کارنامہ

دنیا کی قدیم ترین زبان سنسکرت نہیں ہے بلکہ عربی ہے

SUNSKRIT TRACED TO ARABIC

کتاب سنسکرت کا منبع و ماخذ عربی ہے شائع ہو گئی

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسند خلافت پر متمکن ہونے سے تین ماہ قبل روزنامہ الفضل میں ایک نہایت ایمان افروز مضمون شائع ہوا تھا جو بشکریہ الفضل درج ذیل ہے اسکے متعلق نظارت دعوت و تبلیغ کا ایک اعلان بھی ہے جو اسی صفحہ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

عالمی شہرت کے حامل علم لسانیات کے نامور ماہر اور منفرد محقق محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی انقلاب آفرین اور تاریخی تصنیف جس کا دنیا بھر کے علمی حلقوں کو بڑی شدت سے انتظار تھا عنوانِ بالا کے تحت منظر عام پر آ گئی ہے الحمد للہ۔

پونے تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب زبانوں کی تحقیق کی دنیا میں ایک ایسا سنگِ میل ہے جس نے زبانوں کی قدامت کے بارے میں سینکڑوں سال سے قائم نظریات کو ٹھوس دلائل کیساتھ مسترد کر کے رکھ دیا ہے۔ ماہرین لسانیات اب تک اس نظریہ پر قائم تھے کہ ہندوستان کی قدیمی زبان سنسکرت دنیا کی سب سے پرانی اور قدیم زبان ہے۔ محترم شیخ صاحب موصوف نے مستحکم اور ٹھوس لسانی اصولوں کی کسوٹی پر پرکھ کر یہ نظریہ غلط ثابت کر دیا ہے اور اس کے بالمقابل ناقابلِ تردید دلائل کی رو سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ دنیا کی قدیمی زبان اور ساری زبانوں کی ماں سنسکرت نہیں بلکہ عربی ہے "جو بات بظاہر ناممکن معلوم ہوتی تھی وہ ایک حسابی صداقت کی طرح پایہ ثبوت پہنچ گئی"۔

جب محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی معرکہ آرا تصنیف English Traced to Arabic یعنی انگریزی زبان کا ماخذ عربی ہے پہلی بار منظر عام پر آئی تو اس نے علم لسانیات میں ایک نئے اور انقلاب آفرین باب کا اضافہ کر دیا اور بہت جلد علمی حلقے اسکی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو "پاکستان ٹائمز" کے مقالہ نگار نے اس پر ایک مبسوط تبصرہ شائع کرنے کے بعد تبصرے کا ماحصل ان الفاظ میں بیان کیا۔

"کتاب زیرِ نظر کا ہر صفحہ حیرت انگیز اور دلآویز ہے مصنف کے دریافت کردہ فارمولے روشن مثالوں سے برہن کئے گئے ہیں اور جو بات بظاہر ناممکن نظر آتی تھی وہ ایک حسابی صداقت کی طرح پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے۔"

بعد ازاں موقر ادبی رسالہ "صحیفہ" نے اپنی اپریل ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں اس کتاب پر آٹھ صفحات پر مشتمل ایک مفصل تبصرہ کیا اور مصنف کی بیس سالہ محنت شاقہ کو سراہتے ہوئے انہیں ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا

"مصنف نے لسانیات کے شعبے میں ایک ایسا صحیح اور محکم نظریہ پیش کیا ہے جس سے السنۂ عالم کے اولین ماخذ کے متعلق اختلافات ختم ہو جانے چاہئیں"۔

پہلے تبصرہ کے پندرہ سال بعد ایک بار پھر اس عظیم تحقیق میں دلچسپی لیتے ہوئے پاکستان ٹائمز مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۸۰ء نے نہایت مبسوط اور سیر حاصل تقریظ قلمبند کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"لسانیات کی تاریخ میں مصنف کی تحقیق اور انکشافات کا وہی مقام ہے جو "میکس مُلر" اور "سر ولیم جونز" کے انکشافات کا ہے۔"

نیز لکھا،

"جب سنسکرت کے متعلق مصنف کی کتاب شائع ہوگی تو یہ ایک فیصلہ کن حرکہ ہوگا"۔ اور — اب لسانیات کی دنیا میں یہ فیصلہ کن انقلاب برپا ہو چکا ہے "سنسکرت کا منبع و ماخذ عربی ہے" نامی یہ کتاب چھپ گئی ہے۔

اس میں سنسکرت کے مادے، مشتقات اور مرکب الفاظ جن کی تعداد نو ہزار کے قریب پہنچتی ہے۔ درج کرکے نہایت صفائی اور سہولت کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سنسکرت زبان اصل میں عربی زبان سے نکلی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ اونچا علمی معیار رکھتی ہے مگر اس کی خوبی یہ ہے کہ انداز بیان سادہ ہے اور بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے اور حسابی فارمولے بڑی سہولت سے کھل جاتے ہیں۔

یہ کتاب محمد احمد صاحب مظہر کی قریباً بیس سال کی محنت شاقہ کا نچوڑ ہے طباعت روشن اور عمدہ ہے جلد سنہری اور مضبوط ہے۔ کتاب زیادہ تعداد میں نہیں چھاپی گئی اس لیے جلد حاصل کر لیں۔

اس عظیم الشان تحقیق کا پس منظر

محترم شیخ صاحب کی اس عظیم علمی تحقیق کا آغاز (جس کی دلکش لڑی میں اب تک سنتالیس زبانوں کے چمکتے ہوئے موتی پروئے جا چکے ہیں) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انقلاب آفرین کتاب "منن الرحمٰن" کے مطالعہ سے ہوا۔ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے منن الرحمٰن ۱۸۹۵ء میں تصنیف فرمائی اور اللہ تعالےٰ سے علم پا کر دنیا میں پہلی بار تحدی سے یہ حیرت انگیز انکشاف شائع فرمایا کہ زبان عربی وہ سب سے پہلی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً سکھائی گئی۔ اور دنیا کی تمام زبانیں اس منبع صافی سے نکلی ہیں۔ یہ زبانیں شاخ در شاخ پھوٹتی ہوئی تمام عالم میں پھیل گئیں اور امتدادِ زمانہ اور مختلف جغرافیائی اور تمدنی اثرات کے تابع اپنی ساخت اور ہیئت تبدیل کرتی چلی گئیں یہاں تک کہ ان کا حلیہ اس حد تک بدل گیا کہ ایک دوسرے سے ممتاز بالکل الگ الگ زبانیں دکھائی دینے لگی ہیں۔ آپ نے ان بنیادی حرکات پر بھی روشنی ڈالی جن کے تابع ہو کر یہ زبانیں اپنے ماخذ سے دور ہٹتے ہوئے تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ اور اصولی رہنمائی فرمائی کہ کس طریق پر زبانوں کو اصل ماخذ کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے مٹتے ہوئے آثار کو اجاگر اور بگڑے ہوئے نقوش کو اصلی صورت پر بحال کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں آپ نے بدلائل قاطعہ اس نظریہ کو سختی سے رد فرمایا کہ سنسکرت دوسری سب زبانوں کا منبع اور ماخذ ہے

یہ وہ زمانہ تھا جب تمام دنیا کے ماہر لسانیات اس مفروضہ پر متفق تھے کہ۔ سنسکرت دنیا کی زبانوں کی ماں ہے پس قادیان سے اٹھنے والی اس پُرشوکت مگر تنہا آواز پر کسی نے کان نہ دھرا اور اسے درخورِ اعتنا نہ سمجھا گویا یہ ایک صدا بصحرا تھی لیکن تقدیر الٰہی کا فیصلہ کچھ اور تھا اور یہ مقدر ہو چکا تھا کہ اس تنہا آواز ہی کو ہر دوسری آواز پر فوقیت دی جائے گی۔ اور اس منفرد نظریہ کو ہی ہر دوسرے نظریہ پر غالب

ماہرین علم لسانیات کیلئے انقلاب انگیز تحفہ

عالمی شہرت کے حامل علم لسانیات Philology کے نامور ماہر اور منفرد محقق محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی حیرت انگیز اور دلآویز تصانیف (۱) English Traced to Arabic یعنی انگریزی زبان کا ماخذ عربی ہے اور (۲) Sanskrit Traced to Arabic یعنی سنسکرت زبان کا ماخذ عربی ہے کی کچھ کاپیاں موصول ہوئی ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مشہور پایہ کی لائبریریوں، یونیورسٹیوں اور ماہرین علم لسانیات کے نام اور مکمل پتے ارسال کریں تاکہ ان میں سے موزوں مقامات اور افراد تک ان کتب کو پہنچایا جا سکے۔ اس کتاب سے متعلق اخبار بدر کے صفحہ ہذا پر ایک علمی مضمون بھی شائع ہو رہا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کیا جائے گا چنانچہ بیسویں صدی کے نصف اوّل ہی میں ماہرین لسانیات کے نظریات میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور نئے شواہد نے انہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ ان کا یہ نظریہ بے بنیاد تھا کہ سنسکرت ام الالسنہ ہے اور دوسری تمام زبانیں اس سے نکلی ہیں چنانچہ فی زمانہ ماہرین السنہ کا اس امر پر اجماع ہو چکا ہے کہ کوئی زبان بھی ہو سنسکرت بہرحال ام الالسنہ نہیں ہے۔

علمی جہاد کے اس نئے میدان میں جس کا دروازہ "منن الرحمٰن" نے کھولا حضرت شیخ صاحب نے بڑے خلوص اور عزم اور ہمت کے ساتھ قدم رکھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ نکات پر گہرے غور و فکر کے ساتھ نہایت محققانہ طریق پر دہ اصول مرتب کئے جن کے اطلاق سے ہر زبان کے الفاظ کو ان کے ماخذ کی طرف لوٹایا جا سکتا ہے آپ نے ۲۶ سال میں بڑی لگن اور محنت کے ساتھ لسانیات کے موضوع پر ثقہ اور مستند کتب کا مطالعہ کیا اور اس علم کے اسرار سے خوب اچھی طرح واقف ہونے کے بعد مختلف زبانوں کے ماخذ کی تحقیق کے سخت محنت طلب کام کا آغاز کیا۔ جوں جوں آپ اس تحقیق میں آگے بڑھتے رہے قطعی شواہد کی روشنی میں آپ کا یہ یقین پختہ تر ہوتا چلا گیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ حرف بحرف درست ہے کہ قرآن حکیم کی زبان یعنی عربی ہی تمام دوسری زبانوں کی ماں ہے اور خطۂ ارض کی ہر زبان نے عربی کی کوکھ سے ہی جنم لیا ہے۔

اس سلسلے میں محترم شیخ صاحب نے دس بنیادی اصول طے کئے۔ یہ دس اصل الاصول کیا تھے گویا دس چابیاں تھیں جن سے لفظوں کے تالے کھلتے چلے گئے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ بعض الفاظ ایسی زنگ آلود حالت میں ملتے تھے کہ کسی صورت کھلنے کا نام نہ لیتے تھے چنانچہ ایسے ہی بعض الفاظ کی عقدہ کشائی کے لئے بعض اوقات آپ کو سال ہا سال تک مسلسل محنت اور جستجو کرنی پڑی یہاں تک کہ بالآخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان عقدوں کو حل کرنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ کامیابی آپ کی پرخلوص دعاؤں کا صلہ تھا ورنہ تن تنہا کسی عالم کے بس کی یہ بات نہ تھی کہ ان سخت مشکل اور ناقابل عبور مراحل سے گزر سکتا گویا جو قفل علم کی چابیوں سے نہ کھل سکے وہ دعا کی "بسم اللہ" نے کھول دیئے۔

خدمت کا ثمرہ

غرض آپ کی ۲۶ سال کی محنت شاقہ کا یہ ثمرہ ہے کہ آج تک آپ کو سینتالیس زبانوں کی لغات کو حل کرنے اور یہ ثابت کرنے کی توفیق مل چکی ہے کہ ان کا ماخذ اور منبع عربی ہے۔ ان میں اٹھائیس ایشیا کی، ۱۲- افریقہ کی اور سات امریکہ اور یورپ کی زبانیں شامل ہیں۔ ان زبانوں کے طلب طلب الفاظ کا مجموعہ ایک لاکھ سے اوپر ہے گویا ایک لاکھ سے زائد مرتبہ آپ نے لفظوں کو اٹھایا اور پرکھا اور ہر پہلو سے جانچ کر عربی کے اس لفظ کی تلاش کی جس کی کوکھ سے یہ پیدا ہوا تھا اور بالآخر اس گمشدہ بچے کو ماں کی گود میں جا بٹھایا۔

ہر چند کہ آپ داد و تحسین سے مستغنی ہیں تاہم آپ کی یہ خدمت کئی پہلوؤں سے تحسین کے لائق ٹھہرتی ہے۔ مثلاً اس پہلو سے کہ یہ عربی کی خدمت ہے اس پہلو سے کہ یہ تحقیق تمام دنیا کو متحد کرنے کی طرف لیجانے والی قرآنی تعلیم کو پھیلانے کا ایک مرحلہ ہے اس پہلو سے کہ یہ تحقیق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے اور آپ کے ایک عظیم معجزہ کی تائید میں بے شمار قطعی شواہد کو ایک سائنسی صداقت کے طور پر پیش کرنے والی ہے حق یہ ہے کہ وہ کام جو بیسیوں محققین کو مل کر کرنا چاہیئے تھا تنہا آپ نے اس کا بیڑا اٹھایا اور بڑی خوش اسلوبی اور کامیابی کے ساتھ اس بھاری ذمہ داری کا حق ادا کر دیا۔ اس موقعہ پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ:-

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ

علماء کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے جنہیں علم کی سند دنیا کی کسی یونیورسٹی نے نہیں بلکہ اس امام زماں نے عطا کی ہو جو تعلیم کتاب و حکمت کے لئے عزیز و حکیم خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہو۔ دیکھئے اس مضمون پر لب کشائی کرتے ہوئے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ علمی تحقیقات ہے جس میں کسی مذہب کا کوئی جاہل بول نہیں سکتا کیونکہ اس جگہ کلام کرنے کے لئے علم کی ضرورت ہے اس میں فضول اور بے تعلق باتیں کام نہیں دے سکتیں۔

(منن الرحمٰن)

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس کے فضل سے حضرت شیخ صاحب کو یہ قابل رشک ربانی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر

(دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(۷) — خاکسار نے ۱۹۷۵ء یا ۱۹۷۶ء میں خواب دیکھا کہ ایک جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ بیٹھے ہیں ان کے سامنے خاکسار اور ایک دوسرا آدمی بیٹھا ہے جسکو میں نہیں جانتا وہ دوسرا شخص مجھے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ان حضرت صاحب یا حضور (مجھے یاد نہیں کیا لفظ استعمال کیا) کے بعد میاں طاہر احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ میں نے اس شخص کو کہا کہ خلیفہ کی زندگی میں کسی دوسرے کا نام بطور خلیفہ لینا گناہ ہے۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب میں نے اپنے چھوٹے بھائی عزیز مبارک احمد صاحب راجوری کو بھی بتایا تھا میرے چھوٹے بھائی صاحب نے جواب دیا تھا کہ چند دن ہوئے میں نے بھی اسی سے ملتا جلتا ہی خواب دیکھا ہے۔

(شریف احمد راجوری کنری ضلع تھرپارکر)

(۸) — جب حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کا وصال ہوا تو خاکسار نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح کے منصب پر فائز ہوئے ہیں اور حضور جماعت سے بیعت لے رہے ہیں۔ جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے منصب پر فائز ہوئے تو میں نے اپنی رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ ایک پاک نفس خلافت کے منصب پر سرفراز ہوا ہے مگر بعد میں مجھے یہ القاء کیا گیا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب چوتھے خلیفہ ہوں گے۔

(سید سخاوت شاہ ایڈووکیٹ کراچی)

(۹) — ۱۹۷۲-۷۳ء کی بات ہے جبکہ میں ڈیرہ غازی خاں میں ملازم تھا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فوت ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کیا گیا ہے۔ اس خواب میں سے میں نے حضور رحمہ اللہ کو بھی اطلاع دی تھی اور چند دوستوں بڑے بھائی صاحب اور والدہ صاحبہ کو بھی اس خواب سے مطلع کیا تھا جس کے یہ احباب گواہ ہیں۔

(سلطان آثم ssA گرڈ اسٹیشن واپڈا جابرہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

(۱۰) — میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ رمضان شریف کے ۱۹ ویں روزے کے لئے تراویح پڑھکر ۱۶/۱۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی شب بمقام خانیوال ابھی سویا ہی تھا کہ کسی نے یہ پریشان کن خبر دی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ وفات پا گئے ہیں۔ پریشانی اور گھبراہٹ میں مجھے سب سے پہلے نظام خلافت کی فکر ہوئی اور میں نے فوراً گھبراہٹ میں پوچھا کہ اب خلیفہ کون ہوئے ہیں۔ جواب ملا کہ میاں طاہر احمد صاحب اس پہلو سے اطمینان ہوا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے فراق میں زار زار رونے لگا۔ اسی حزن و غم میں روتے روتے میری آنکھ کھل گئی۔ (نذیر احمد بندھو ایڈووکیٹ بورے والا ضلع وہاڑی)

(۵) — خواب میں دیکھا کہ سردار مصباح الدین صاحب آف چنیوٹ مجھ سے فرماتے ہیں خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں سے طاہر احمد آگے نکلے گا۔ مکرم سردار مصباح الدین صاحب کو میں نے یہ خواب تحریر کر کے درخواست کی کہ وہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں خود جا کر یہ خواب سنا دیں۔ سردار مصباح الدین صاحب گئے مگر خلوت میسر نہ آنے کی وجہ سے خواب نہ سنا سکے چند دن کے بعد مجھے صاحبزادہ صاحب کا خط آیا کہ محترم سردار صاحب آپ کے کسی خواب کا ذکر کر رہے تھے مگر سنائے بغیر چلے گئے۔ اس پر میں نے یہ خواب لکھ بھیجا انہوں نے جواب میں لفظ طاہر احمد سے استدلال کرتے ہوئے ایک نہایت لطیف تعبیر ارسال فرمائی۔ مگر میرے دل میں اس خواب کا یہی مفہوم تھا کہ آئندہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفہ ہوں گے۔ اس مفہوم کا کسی سے ذکر نہ کیا۔ (عبدالسلام خان۔ لاہور)

(۱۲) — آج سے تقریباً چھ سال پہلے غالباً ۱۹۷۶ء میں مہینہ یاد نہیں ایک رات نفل پڑھنے کے بعد سوئی تو خواب میں دیکھا کہ میں نے کسی بہت بڑی دعوت کا انتظام کیا ہے اور میں بے شمار مہمانوں کی آمد کا انتظار کر رہی ہوں۔ اس ہجوم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی ہمراہ ہیں۔ حضور مجھ سے فرماتے ہیں "آج ہم آپ سب میں موجود ہیں۔ آپکے بلانے پر ہم آئے ہیں مگر پھر شاید ہم ایسا جس طرح آپکے گھر آئے ہیں۔ پھر ایسا موقع نہ ہو" میں نے شرارت سے کہا اے ہمارے پیارے والد! آپ نہ ہوں گے تو پھر کون ہو گا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کچھ دیر میری طرف دیکھ کر مسکراتے رہے اور پھر فرمایا "طاہر" اس سے آگے حضور کچھ نہ بولے۔ پھر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا نے فرمایا میں پہلے ہی اس جہان میں نہ رہوں گی۔ اس کے بعد کچھ دیر میں کھڑی رہی اور اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

(نصرت بنت صوبیدار عبد عالم اعوان منڈی بہاؤالدین)

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۸۲ء)

قسط ۲

چودھویں صدی کی اہمیت اور پندرھویں صدی کی خصوصیت

تقریر محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ۱۲۵۰ہجری مطابق ۱۸۳۵ء میں قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے ۱۲۹۰ہجری میں جوان ہوئے ۱۲۹۰ء میں بعمر چالیس سال میں وحی و الہام سے مشرف ہوئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر غیر مسلموں کو نشان نمائی کا عالمی چیلنج دیا۔ اور چودھویں صدی کے شروع میں۔

۲۰ رجب ۱۳۰۶ء مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی ۱۳۰۸ہجری میں خدا کے اذن سے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مقدس وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔

(اربعین عدد صفحہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق پر بے شمار نشانات ظاہر ہوئے اور آپ نے اسلام کا دفاع شروع کیا اور اس میں خدائی تائید و نصرت سے فتح نصیب جرنیل کی طرح کامیاب ہوئے۔ آپ نے تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا ایک مستقل اور مضبوط نظام قائم فرمایا۔

اسی دوران آیت یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول کے مطابق آپ کی شدید مخالفت بھی اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے شروع ہو گئی۔ علماء اسلام اس مخالفت میں آگے آگے تھے۔ اور ایسا ہونا ضروری بھی تھا کیونکہ پیشگوئیوں میں یہ بھی مذکور تھا کہ فقہاء اور علماء کی طرف سے امام مہدی کی مخالفت ہوگی اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت کے دوران اپنے وعدہ "انا لننصر رسلنا والذین امنوا" کے مطابق آپ کی نصرت اور مدد فرمائی اور ہر مخالفت میں آپ کو کامیابی عطا کی اور دشمنوں کو ناکام و نامراد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو الہاماً فرمایا۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۰۴)

ان زور آور حملوں سے جماعت احمدیہ خوب واقف ہے۔ جب بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام اور ان کی جماعت کے خلاف مخالفت کا طوفان اٹھا اور دشمن نے دعویٰ کیا کہ ہم جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کر دیں گے تو خدا تعالیٰ نے نصرت اور مدد فرمائی اور مخالفین کے منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے امام مہدی اور آپ کی جماعت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں مخالفت کرنے والے علماء جن میں مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نام سرفہرست ہیں۔ دنیا نے ان کا حشر دیکھا غیر مذاہب میں سے آپ کے مقابلہ پر آنے والے بھی ان زور آور حملوں کے نشان بنے جیسے پنڈت لیکھرام۔ پادری عبداللہ آتھم۔ امریکن ڈاکٹر ڈوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۹۰۸ء میں وفات کے بعد مختلف جماعتیں وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے جو اٹھیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ناکام و نامراد کر دیا۔ ۱۹۳۴ء میں جماعت احرار نے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ کیا اس وقت جماعت کا خلیفہ دوئم حضرت مصلح موعود نے مسجد اقصیٰ میں ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔

اور ایسا ہی ہُوا کہ وہ جماعت جو جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کا پروگرام بنا رہی تھی خود تباہ و برباد ہوگئی۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے متحدہ محاذ بنا کر جماعت کو مٹانا چاہا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

جماعت کے دوست گھبرائیں نہیں میرا خدا میری مدد کے لئے دوڑا ہوا چلا آ رہا ہے وہ میرے ساتھ ہے وہ مجھ میں ہے۔ وہ مجھے اور میری جماعت کو تباہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دشمن ذلیل اور شرمندہ ہوگا۔ (اخبار فاروق) اور دنیا نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔

۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کو محض سیاسی اغراض کے پیش نظر پاکستان میں [illegible] قرار دیا گیا۔ اس موقع پر وہ شخص جو ۹۰ سالہ قادیانی مسئلہ کو حل کرنے میں آگے آگے تھا اور پاکستان کا وزیر اعظم اس کا جو حشر ہوا وہ سب کے سامنے ہے کس طرح اللہ تعالیٰ کے الہام۔

کلب یموت علی کلب

ایک کتا ہے جو کلب (کتے) کے اعداد۔ ک۔ ل۔ ب

۲۰ - ۳۰ - ۲ = ۵۲

پر مرے گا کے مطابق ۵۲ سال کی عمر میں نہایت ہی ذلت کے ساتھ تختہ دار پر چڑھایا گیا۔ اور رہتی دُنیا تک احمدیت کی صداقت کا نشان قائم کر گیا۔ سچ ہے

انجام یہی ہوتا آیا ہے فرعونوں کا ہامانوں کا

میرے عزیزو! چودھویں صدی کی اہمیت یہ تھی کہ امام مہدی کے ظہور کی صدی تھی۔ اور جیسا کہ ہم اوپر بصراحت بتا چکے ہیں کہ حضرت امام مہدی ہر صدی کے شروع میں ظاہر ہو گئے اور ان کاموں کو سرانجام دیا جن کا تذکرہ سورۃ جمعہ میں ہے یعنی تلاوت آیات تزکیہ نفوس تعلیم کتاب وحکمت۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام شروع ہوا اور خلفائے کرام کی قیادت میں مذکورہ سب کاموں کو سرانجام دیا جا رہا ہے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں

اب چودھویں صدی ہجری ختم ہوکر پندرھویں صدی ہجری شروع ہو چکی ہے اس پندرھویں صدی کے شروع ہونے پر مسلمانوں کی طرف سے جگہ جگہ خوشیوں کے جشن منائے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک ان جشنوں کے منانے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ البتہ جماعت احمدیہ یقین رکھتی ہے کہ پندرھویں صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اور یہ غلبہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ ہوگا۔ جس کی طرف قرآن مجید کی اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (سورۃ صف)

ترجمہ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تاکہ دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں

مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔

چنانچہ اس کی تائید میں حدیث میں آتا ہے

یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا غیر الاسلام

(مسند احمد بن حنبل جزء دوئم صفحہ ۴۳۶)

اللہ تعالیٰ امام مہدی کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی ہر دین کو مٹا دے گا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے بھی بطور پیشگوئی فرمایا ہے ان کے قائم کردہ سلسلہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا میں پھیلا دے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے کہ خدا اس سلسلہ کی بڑی قبولیت پھیلائیگا۔ اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

نیز فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۲۱)

احباب کرام آج یہ بات کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا میں پھیل جائیگا ایک انہونی بات نظر آتی ہے۔ لیکن اسے انہونی نہ سمجھیں یہ یقیناً ہوکر رہے گی احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا میں پھیل کر رہے گی۔

دنیا یہ نظارہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ میں دیکھ چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین مکہ نے اس قدر مظالم ڈھائے کہ آپ کو بالآخر مکہ سے ہجرت کرنا پڑی۔ مکہ والوں نے کہا کہ اب اسلام کا ہم نے ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ ایک ایمان افروز واقعہ ہے کہ غار ثور میں تین دن قیام کرنے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اونٹنیوں پر سوار ہوکر مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے اور ادھر مکہ میں منادی کر دی گئی تھی کہ حضور کو زندہ یا مردہ پکڑنے والے کے لئے سو اونٹ

انعام مقرر کر دیا تھا۔ ایک دشمن سراقہ کو پتہ چلا کہ اس طرح دو آدمی اونٹنیوں پہ سوار جا رہے ہیں۔ اور اس کو یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے مکہ میں انعام مقرر ہو چکا ہے۔ سراقہ نے انعام کے لالچ میں آپ کا تعاقب کیا۔ تا کہ آپ کو پکڑ کر قریش مکہ کے سپرد کر کے انعام حاصل کرے۔ لیکن اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا وہ اُٹھا اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر آپ کو پکڑنے کے لئے تعاقب کیا لیکن گھوڑا پھر ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ سراقہ اُٹھا اپنے آپ کو سنبھالا اور بالآخر تیسری بار اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو سراقہ نے پناہ کے لئے بلند آواز سے درخواست کی۔

رسول اللہ نے پہلے تو اسے معاف دے دی لیکن پھر سراقہ کو اپنے پاس بلایا اور تعاقب کی وجہ پوچھی اس نے کہا میں انعام کے اعلان ہونے کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ اسی انعام کے لالچ میں مَیں نے بھی آپ کا تعاقب کیا آپ نے اس وقت بطور خوشخبری کے سراقہ کو بتایا کہ اسلام دنیا میں پھیل جائیگا اور وقت آئیگا کہ ایران کا بادشاہ کسریٰ کے علاقہ پر بھی مسلمان قابض ہو جائیں گے۔ اور کسریٰ کے کنگن مال غنیمت میں مسلمانوں کو ملیں گے۔ جو اے سراقہ تمہیں پہنائے جائیں گے۔

ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا "کسریٰ بھی ہلاک ہوگا اور اس کا کروفر خاک میں ملیگا اور پھر قیصر بھی ہلاک کیا جائیگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا اور خدا کی قسم تم ان کے خزانے راہ خدا میں خرچ کروگے۔ (مسلم کتاب الفتن فصل فی ہلاک کسریٰ و قیصر)

حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کے زمانہ میں مسلمانوں کے گھوڑوں نے کسریٰ اور قیصر کی سرزمین کو روند ڈالا اور ظاہری اور روحانی لحاظ سے اسلام کا پرچم وہاں لہرانے لگ گیا۔ اور حضرت عمرؓ نے بھرے مجلس کے سر عام سراقہ کو کسریٰ کے کنگن بھی پہنائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص بھی ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے نہ صرف اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا بلکہ ان کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ ان کے ہاتھوں خدا کی یہ تقدیر بروئے کار وجود میں آئی اور سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کسریٰ پر فتح کی پوری ہوئی۔

تاریخ میں آتا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنی فوجوں کے ساتھ دریا ئے دجلہ عبور کر کے مدائن کے شہر میں داخل ہوئے شاہی محلات مکینوں سے خالی ہو چکے تھے یزدگرد شاہ ایران وہاں سے بھاگ چکا تھا۔ محلات سامان و اسباب سے آراستہ تھے لیکن ہر طرف سناٹا چھایا ہوا۔ بے اختیار حضرت سعدؓ کی زبان پر قرآن مجید کی یہ آیات آئیں۔

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۔ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۔ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۔ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۔

(دخان ۲۶ تا ۲۹)

اُنہوں نے اپنے پیچھے بہت سے باغ چشمے۔ لہلہاتے کھیت بڑے آرام دہ مقام اور ایسی آسائش والی جگہیں چھوڑیں جن میں وہ خوب خوشیاں منایا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ ہوا۔ اور ہم نے ان سب چیزوں کا وارث ایک دوسری قوم کو کر دیا۔

پس اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطاء فرمانے گا۔ وہاں اس امر کو ضرور ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جلالی انبیاء اور جمالی انبیاء کی ترقی کی رفتار میں فرق ہوتا ہے۔

جلالی نبیوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ بجلی کی سی چمک اور گرج کے ساتھ رہتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا پر چھا جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اپنی محدود زندگی کے اندر اندر اپنی لائی ہوئی شریعت کو قائم و جاری کریں مگر جمالی مصلح ایک نرم اور نازک کونپل کی طرح نکلتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور درجہ بدرجہ کونپل سے پودا اور پودے سے پیڑ اور پیڑ سے ایک عظیم الشان درخت بن جاتی ہے۔

چنانچہ اسکی مثال قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ .... ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ

(سورۃ فتح ع ۴)

باقی

بقیہ صفحہ اوّل

کہ کامل دو گھنٹے تک سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہا۔

اخبار نویسوں میں ایک چرچ کے اخبار کی نمائندہ خاتون بھی تھی وہ بعد میں مقامی دوستوں کی دعوت میں بھی شامل ہوئی پریس کانفرنس کے بعد جو استقبالیہ دعوت ہوئی اس میں شہر کے میئر کے علاوہ حکومت کے بعض دیگر افسران بھی شامل تھے اس استقبالیہ میں ایک پادری صاحب بھی شامل تھے جو اوسلو کی جیلوں میں چرچ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس میں کھانے اور چائے کے بعد بھرپور مجلس مذاکرہ ہوئی جو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی اس میں بھی متذکرہ بالا پریس کی نمائندہ خاتون نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی جملہ مساعی کو بار آور کرے اور اس سرزمین میں اسلام کے نام کا بول بالا کرے حضور ایدہ اللہ نے اس مجلس مذاکرہ میں جو ارشادات فرمائے ان کے بارے میں احباب جماعت کا برملا تاثر یہی تھا کہ سبھی حاضرین بہت ہی اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔

اس مجلس مذاکرہ کی کامیابی کا ایک اثر فوراً ہی دیکھنے میں آیا کہ یونیورسٹی کے دو طالب علم مجلس مذاکرہ کے ختم ہوتے ہی مشن ہاؤس کے صحن میں ہی اپنے پادری سے الجھ گئے اور اسلام کی تائید میں اس کے ساتھ زور و شور سے بحث کرنے لگے دونوں طالب علم اتنے پُرجوش تھے کہ پادری صاحب گھبرا گئے اور اس خیال سے کہ یہاں اور لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے ان طالب علموں کو لیکر فوراً مشن ہاؤس سے باہر نکلنا چاہا۔ لیکن وہ طالب علم چند قدم چل کر پھر پادری صاحب کو روک لیتے اور پھر ان سے بحث کرنے لگ جاتے اس طرح سے بار بار بحث کر کے طالب علموں نے پادری صاحب کا ناطقہ بند کر دیا اور ان کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی۔ سب دوست دلچسپی سے یہ منظر دیکھتے رہے

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا یہ ایک خاص نشان ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ کے آغاز میں ہی ناروے کی سرزمین میں ظاہر ہوا اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل حضور ایدہ اللہ کی غیر معمولی مساعی اور ساری جماعت کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ حضور کے اس دورہ کی کامیابی کے نتیجے میں قدم قدم پر احمدیت کے حق میں رحیم و کریم رب اپنی نصرت کے نظارے دکھائے احباب کرام صبح و مسا اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے رہیں وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔

(الفضل ۱۸ اگست ۸۲ء)

درخواست ہائے دُعا

● — محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان کی اہلیہ محترمہ ایک ماہ سے ہائی بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے۔

● — مولوی عبد الحق صاحب فضل کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ العزیز سلمہا کی ایک گلٹی کا اپریشن جمشید پور میں ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے صحت کاملہ کے لئے۔ ● — مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کو گھٹنے پر چوٹ آگئی ہے قدرے افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے۔ ● — مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک سخت علیل ہیں کامل و مکمل شفایابی کیلئے

● — مکرم بشیر احمد صاحب تارکوٹی بیمار ہیں کامل شفایابی کیلئے ● — مکرم بہادر خان صاحب بھو بھنڈار بہار سے دینی دنیادی ترقیات کے لئے ● — مکرم بشارت احمد خان صاحب راؤر کیلا اڑیسہ سے ڈرائیونگ سیکھ رہا ہوں کامیابی کے لئے اور دینی دنیادی ترقیات کے لئے۔ ● — مکرم کرامت علی خان صاحب بیوی بچوں کی صحت و سلامتی نیز والدہ اور خاکسار کی دینی دنیادی ترقیات کے لئے

● — مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ بھدرک دینی دنیادی ترقیات اور کامیاب مبلغ بننے کے لئے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب کرام ان سب کے لئے دُعا فرمائیں۔

= (ادارہ) =

سپین

(اُندلس)

محلِ وقوع: سپین براعظم یورپ کے قدیم ترین آباد ملکوں میں سے ہے اس کے جنوب مغرب میں پرتگال اور شمال مشرق میں فرانس واقع ہے۔ شمال میں BAY OF BISCAY ہے اور مشرق اور جنوب میں بحیرہ روم واقع ہے۔ بحیرہ روم کا بارڈر ۱۰۴۱ میل لمبا ہے جبکہ بحر اوقیانوس کا ساحل ۴۲۲ میل سپین کے بارڈر پر واقع ہے اور فرانس کے ساتھ پہاڑی علاقہ ۴۱۲ میل لمبا بارڈر جو سپین کو فرانس سے جدا کرتا ہے۔ اسی طرح ۶۱۳ میل لمبا بارڈر پرتگال کے ساتھ ہے۔ سپین پانچ قدرتی خطوں میں تقسیم ہے اور پانچ خوبصورت دریا پانچ دلکش وادیوں میں سے گذرتے ہیں۔

آب وہوا: سپین کی آب وہوا سارے ملک میں ایک جیسی نہیں ہے بلکہ مختلف حصوں میں مختلف ہے۔ ساحلی علاقوں میں ٹھنڈی اور مرطوب ہے۔ اور موسم کے بدلنے کے ساتھ ساتھ تغیر پذیر ہے۔ مرتفع علاقوں میں سردیوں میں سخت سرد اور گرمیوں میں سخت گرم درجہ حرارت ۱۸ ف سے ۱۰۴ ف کے درمیان اوسط سالانہ ہے اسی طرح سپین میں برسات کا حال ہے ۱۶ انچ سے لیکر ۶۱ انچ سالانہ بارشیں ہوتی ہیں۔

آبادی: ۱۹۶۵ء کے اعداد و شمار کے مطابق سپین کی کل آبادی ...... ۲۳ تھی۔

رقبہ: موجودہ سپین کا کل رقبہ ۱۹۴۹۰۰ مربع میل ہے۔

مذہب: سپین میں رومن کیتھولک سرکاری مذہب ہے۔ ۹۹.۹۸ فیصد لوگ اس مذہب کے ماننے والے ہیں۔

کلچر: سپین ایک قدیم ملک ہونے کے علاوہ ایک قدیم کلچر رکھتا ہے۔ اور کلچر کے اعتبار سے ۱۵ علاقوں میں تقسیم ہے سیاحوں کی کشش کا موجب سارے یورپ بلکہ دنیا بھر سے یہاں ہر سال ... آتے ہیں اور قدرتی مناظر، آب وہوا اور کلچر سے لطف اندوز ہوتے ہیں قدرتی طور پر سپین ایک زرعی ملک ہے مگر ... سے ملک کی صرف ۴۰ فیصد آبادی زراعت میں مصروف ہے باقی آبادی شہروں میں منتقل ہو رہی ہے اور صنعت کو ترقی دینے کی کوشش میں ہے ملک کی صنعتی پیداوار میں اس وقت ٹیکسٹائل، لوہا، فولاد کا سامان اور کیمیکلز مشہور ہیں۔ ساحلی علاقوں میں مچھلی کی پیداوار میں SARDINES بہت مشہور ہیں جو بندرگاہوں میں بیرون ملک بھجوائی جاتی ہیں۔ سپین کی زیادہ تر تجارت امریکہ، مغربی جرمنی، فرانس اور برطانیہ سے ہے۔

ذرائع مواصلات: ۱۹۶۸ء میں سپین میں ۸۵۰،۶۲،۲ میل لمبی پختہ سڑکیں موجود تھیں۔ اور ۲۰۰،۲،۲۰،۲ کاریں اور ۴۰۰،۸۰۵ کمرشل گاڑیاں تھیں۔ ۱۹۶۶ء تک ۹،۱۸،۴۲۰ کلومیٹر ریلوے لائن موجود تھی جس میں ۹۰ ۵ کلومیٹر بجلی کی گاڑیوں کے لئے مخصوص تھی۔ ساحلی علاقوں میں سفر کی بہت سہولت ہے۔ سمندری سفر کے لئے بھی بہت سہولتیں میسر ہیں ۱۹۶۰ء میں سپین کے پاس ۲۶۵۹ بحری جہاز موجود تھے سپین کا جنگی بیڑا بہت مشہور ہے۔ مشہور بندرگاہیں درج ذیل ہیں۔ VALENCIA، BARCELONA، BILBAO اور SEVILLE اس کے علاوہ ملک بھر میں ۲۷ ایئرپورٹس ہیں اور IBERIA ایئرلائن مقبول ترین ہوائی کمپنی ہے جس کے جہاز یورپ اور امریکہ جاتے ہیں ان کے علاوہ ملک میں دوسری بڑی بڑی ہوائی کمپنیوں کے دفاتر قائم ہیں۔ جو مسافروں کی سہولت کا خیال رکھتی ہیں۔

تاریخ: سپین کی تاریخ ایک ہزار قبل مسیح سے جب CELTIC قبائل نے IBERIAN کلچر کا آغاز کیا۔ اس کلچر کو یونانیوں نے اور PHOENICIANS نے اپنے رنگ میں رنگین کر دیا۔ چھٹی صدی سے لیکر دوسری صدی قبل مسیح تک CARTHAGE برسر اقتدار رہے۔ حضرت مسیحؑ کی آمد کے بعد پانچویں صدی عیسوی تک رومن حکومت سپین میں برسر اقتدار رہی۔ اور اس زمانہ میں عیسائیت کا پرچار ہوتا رہا۔ سڑکوں کی تعمیر ہوئی۔ پانچویں صدی عیسوی میں WESTERN GOTHS سپین میں آباد ہوگئے اور ... تک انہیں کا اقتدار رہا۔ بادشاہ RODERICK کو ۷۱۱ء میں طارق بن زیاد کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی۔ اور اس طرح ... سے ۱۴۹۲ء تک مسلمان سپین میں حاکم رہے مسلمان حکومت کے عہد میں ملک سپین نے ... ترقی کی جس کے نتیجہ میں ایک مثالی معاشرہ قائم ہوا خوبصورت شہر آباد ہوئے خوبصورت عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ جو آج تک ... ہیں۔ ... ۱۰ ... زمانہ میں سپین نے صنعت و حرفت کے میدان میں ترقی کی۔ سائنس اور علم کے میدان میں بھی ... ترقی کی۔

نہایت ذہین سائنسدان پیدا کئے یہاں تک کہ کولمبس (۱۴۵۱-۱۵۰۶) جیسا سیاح پیدا کیا جس نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ کا ملک دریافت کیا۔ ۷۱۱ء میں سپین کو مسلمانوں نے فتح کیا۔ اور عبدالرحمٰن سوم کے زمانہ میں (۹۱۲-۹۶۱ء) مسلمانوں نے سپین کو انتہائی خوبصورت بنا دیا تھا۔ قرطبہ دارالحکومت تھا جہاں یورپ کی سب سے بڑی درسگاہ تھی اس درسگاہ میں علوم فنون لطیفہ، سائنس، صنعت و حرفت، تجارت اور زراعت جیسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں تحقیقاتی ادارے قائم تھے ۱۴۹۲ء میں FERDINAND کی قیادت میں عیسائیوں نے GRANADA کو فتح کر کے FERDINAND کو سپین کا حکمران بنا دیا ۱۶۰۹ء میں سپین میں رومن کیتھولک عیسائیوں نے سب کے سب مسلمانوں کو ملک بدر کر کے اسلام کے آثار تک کو سپین سے مٹانے کی کوشش کی۔ گو بظاہر انہوں نے سپین سے اسلام کو جلا وطن کر دیا۔ لیکن تاریخ میں مسلمانوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ان بہادر جیالے سپاہیوں کو جن میں طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کے نام سرفہرست ہیں۔

مسلم دور: ولید بن عبدالملک کے عہد خلافت میں موسیٰ بن نصیر افریقہ کے حاکم اور سپہ سالار تھے۔ ان کے ماتحت طارق بن زیاد جیسا زیرک اور نڈر جرنیل بھی تھا چنانچہ ۹۲ھ بمطابق ۷۱۱ء موسیٰ بن نصیر کی ہدایت پر طارق بن زیاد اپنے ہمراہ سات ہزار مجاہدین اسلام کا لشکر لے کر سپین کے جزیرہ جبل الطارق جو آج کل جبرالٹر کہلاتا ہے پہنچا اور اسے فتح کر کے سپین کے ساحل پر اترا۔ کشتیوں سے اترتے ہی طارق نے کشتیوں کو جلا دینے کا حکم دیا۔ اور اس طرح اسلامی لشکر کے سامنے فتح یا شہادت کے علاوہ کوئی تیسرا رستہ نہ رہا اتفاقاً اندلس کا ایک مشہور سپہ سالار (تھیوڈمر) اپنی فوج کے ساتھ اس علاقہ میں تھا۔ طارق بن زیاد کے ساتھ اسکی شدید جھڑپ ہوئی۔ اس نے شکست کھائی اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گیا۔ اس نے اپنے بادشاہ رذریق کو یہ اطلاع دی۔

"اے بادشاہ! ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ نہ تو میں ان کا نام جانتا ہوں اور نہ وطن، نہ اصل و نسل۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔ آسمان سے گرے ہیں یا زمین سے نکل آئے ہیں؟"

بادشاہ RODERICK کے ساتھ طارق بن زیاد کی معرکہ آرائی سے قبل طارق نے اپنی فوجوں کی صف بندی کرتے وقت جو تقریر کی تھی اس کا ذکر اسلامی لٹریچر میں موجود ہے طارق نے کہا۔

"اے لوگو! میدان جنگ سے فرار کی کوئی صورت نہیں ہے۔ سمندر تمہارے پیچھے ہے اور دشمن تمہارے آگے۔ صداقت پر استقلال کے ساتھ جمے رہنے ہی میں کامیابی ہے تعداد اور سامان کے لحاظ سے اس جزیرہ میں تمہاری کچھ حقیقت نہیں۔ اگر تم نے ذرا کم ہمتی سے کام لیا تو صفحہ ہستی پر تمہارا نام بھی نظر نہ آئے گا لیکن اگر تم نے جرأت و ہمت دکھائی تو اس ملک کی دولت و ثروت تمہاری جھولیوں کی خاک ہوگی۔ امیر المومنین ولید بن عبدالملک نے تمہاری بہادری و جانبازی پر اعتماد کرتے ہوئے تمہیں اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبۂ دین اسلام کیلئے اس ملک میں بھیجا ہے۔ خداوند تعالیٰ اس مقدس مہم میں جس کا ذکر رہتی دنیا تک باقی رہے گا تمہاری مدد کرے گا۔ میدان جنگ میں میرا قدم تم سب سے آگے رہے گا میں سردار قوم رذریق پر حملہ کروں گا تم بھی میرے ساتھ دشمن پر حملہ کر دینا اگر میں دشمن کو ہلاک کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا اور راہ خدا میں شہید ہو گیا تو کسی اور کو اپنا سردار بنا کر فتح اور نصرت سے ہمکنار ہونا۔" (بحوالہ تاریخ ملت حصہ سوم ص۳۳) ایک ہفتہ تک معمولی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ آخر ۵ شوال ۹۲ھ کی صبح کو فیصلہ کن جنگ ہوئی جس نے تاریخ اندلس کا ورق الٹ دیا اور آٹھ دن کے ان مسلسل معرکوں نے آٹھ سو برس کے لئے اندلس کی قسمت کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں کر دیا۔ چودہ ماہ بعد والیٔ افریقہ موسیٰ بن نصیر اندلس کی مہمات میں شامل ہونے کے لئے طارق بن زیاد سے آملے موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد نے باہمی مشورہ سے طلیطلہ میں بیٹھ کر اندلس کے باقی ماندہ علاقوں کو فتح کرنے کا ایک عظیم منصوبہ بنایا اور ۹۵ھ تک سارے سپین کو مکمل طور پر فتح کر لیا اور اسلامی حکومت قائم کر دی جو تقریباً آٹھ سو سال تک قائم رہی ۹۵ھ میں موسیٰ بن نصیر کو امیر المومنین ولید بن عبدالملک نے واپس بلا لیا۔ چنانچہ سفر کے انتظامات مکمل کر کے موسیٰ بن نصیر نے اندلس کی حکومت کی باگ ڈور اپنے بیٹے عبدالعزیز کے سپرد کی اور ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ پیشگوئیوں کے مطابق مغربی اقوام اسلام کی روشنی سے دوبارہ منور ہوں گی۔ ملک سپین یورپ کا حصہ ہے لہٰذا اس پیشگوئی میں اندلس کا بھی ذکر ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک مجاہد مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب کو ۱۹۴۶ء میں قادیان دارالامان سے یورپ بھجوایا وہاں سے انہیں سپین میں متعین کیا اور پھر تبلیغ اسلام کا ان کے ذریعہ سے آغاز فرمایا۔ خلافت ثالثہ کے عہد میں ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نافلۃ لک کے مصداق حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے قرطبہ کے نزدیک ایک گاؤں پیڈرو آباد میں ایک سادہ اور پُر وقار نقریب میں مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے اور انشاء اللہ العزیز ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسہ العزیز

[illegible]

۲۴ اس پیاری اور دلکش مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ یورپ اور دیگر ممالک سے ہزاروں احمدی مخلصین کی جماعت اس پُروقار تقریب میں شمولیت اختیار کرے گی۔ سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا ہے اور ہمیں امید ہے خداوند تعالیٰ کے فضل سے ...

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) — بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ... روپے تک ہے بیرون ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگا لیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ہفتہ قرآن مجید

۲۲ ستمبر تا ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے تحریر ہے کہ اس سال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۲۲ ستمبر تا ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء ہے تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن مجید منانے کا اہتمام کریں اور مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کر کے قرآن مجید کی عظمت و شان۔ قرآن مجید کے فضائل۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآن مجید مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ الخیر کلہ فی القرآن۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات۔ تفہیم قرآن کے اصول۔ قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ معیار نجات۔ قرآن مجید کا پیش کردہ پاکیزہ معاشرہ۔ قرآن مجید کے احکامات۔ قرآن مجید کی پر حکمت تعلیمات کا خلاصہ وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔

تمام عہدیداران و مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شاندار طریق پر ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

امتحان دینی نصاب

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ اعلان اخبار بدر نیز سرکلر ہائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء مطابق ۱۳۶۱ تبوک ہجری شمسی بروز اتوار ہوگا۔ نصاب دینی امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کردہ کتاب "نشان آسمانی" مقرر ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت مبلغین کرام و معلمین صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ امتحان دہندگان کی تعداد معہ ولدیت نظارت ہذا کو جلد از جلد ارسال فرمادیں تاکہ اس کے مطابق ہر جماعت سوالات بھجوا دیئے جاسکیں امید ہے کہ احباب جماعت اس دینی امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادت — مکرم برادرم جہانگیر بادشاہ صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بی۔اے۔ایل بنگلور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ / ۸ / ۸۲ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ سری نگر میں ولادت ہوئی ہے۔ نام شہزادی عظمیٰ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ محترم محمد انیس صاحب قریشی مرحوم کی نواسی ہے بچی کے نیک صالحہ والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ جہانگیر صاحب نے بیس روپے ۲۲ اعانت بدر کے لئے ادا فرمائے ہیں۔

خاکسار برکت علی انعام قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ ترسیل رقوم چندہ جات

جملہ احباب جماعت، اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ ان کی طرف سے چندہ جات کی جو رقوم بذریعہ چیک یا بینک ڈرافٹ یا بذریعہ M.T. مرکز میں بھجوائی جاتی ہیں۔ ان کے کیش ہونے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ نیز ایسی رقوم کو دفتری حسابات میں ایڈجسٹ کرنے اور دفتر محاسب کی طرف سے کوپن کارڈ بھجوانے میں بامر مجبوری کچھ روز کی تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر رقم بھجوانے کے بعد آپ کو ایک ماہ تک کوپن کارڈ نہ ملے تو مرسلہ رقم کے متعلق تفصیل کے ساتھ تذکرہ کر کے یاد دہانی کا خط بھجوا دیا جائے۔ تاخیر کے ساتھ دفتر محاسب کی طرف سے کوپن کارڈ نہ بھجوانے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ بعض احباب مرسلہ رقم کی مد وار اور اسم وار تفصیل ساتھ نہیں بھجواتے ہیں بلکہ بعض تو منی آرڈر کوپن پر بھی تفصیل لکھنا نظر انداز کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی رقوم بلا تفصیل میں ڈال کر غیر ضروری طور پر خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

امید ہے کہ احباب کرام اس کی پابندی فرمادیں گے۔ رقم کے ہمراہ تفصیل مل جانے پر دفتر محاسب کو کارروائی کرنے میں سہولت رہے گی۔ اور آپ کو کوپن کارڈ ملنے میں بھی تاخیر نہ ہوگی۔

نوٹ: — مرسلہ رقوم کی مد وار تفصیل (اور بعض رقوم کی مد وار اور اسم وار تفصیل) بھجواتے وقت رقم کے ساتھ بنک کا نام اور چیک یا ڈرافٹ نمبر معہ تاریخ بھی نوٹ فرمادیں۔ M.T. بھجوانے کی صورت میں بنک کا نام۔ مقام۔ تاریخ ترسیل رقم اور رقم بھجوانے والے دوست کا نام مع تفصیل۔ اور منی آرڈر کی صورت میں تفصیل نوٹ کرنا نہ بھولیں۔ شکریہ۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلانات نکاح

(۱) — ۲۶ / اگست کو بعد نماز ظہر صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کا منتظم ہیڈ مرکز کی بچی عزیزہ مبشرہ فضل سلمہا کا نکاح عزیز طاہر احمد صاحب عارف ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کے ساتھ مبلغ ۴ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ ایک بلیغ خطبہ کے ساتھ اجتماعی دعا فرمائی رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ مکرم عارف صاحب کی جانب سے ۲۵ روپے اور مولوی صاحب کی جانب سے دس روپے مختلف مدات میں دیئے گئے۔ (ادارہ)

(۲) — مورخہ ۸ / ۸۲ / ۲ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے میرے بڑے بیٹے ڈاکٹر عبد الرشید بدر ایم ایس (فاضل) کا نکاح عزیزہ ڈاکٹر فاطمہ زہرہ صاحبہ بنت محترم مکرم چوہدری عبد المتین صاحب ساکن ڈھاکہ کے ساتھ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا چونکہ بوقت نکاح محترم چوہدری صاحب موصوف قادیان میں موجود نہ تھے۔ اسلئے ان کی درخواست پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے ولی کے وکیل کے طور پر خود بنفس سرانجام دیئے اور پُر مغز حقیقت افروز خطبہ کے بعد اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب سے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے (آمین)

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری سابق ایڈیٹر بدر

نوٹ: — مکرم مولوی صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ پانچ روپیہ مد اعانت بدر اور پانچ روپیہ شکرانہ فنڈ میں جمع کرائے جزاہ اللہ۔ (ادارہ)

بھدرواہ اور رشی نگر میں تبلیغی و تربیتی اجلاسات

بھدرواہ :- مورخہ ۱۰ راگست ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ بھدرواہ نے ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا۔ اس جلسہ کے تعلق میں قبل ازیں بذریعہ اشتہارات گرد و نواح میں اطلاع پہنچ چکی تھی۔ مورخہ ۹ راگست ۱۹۸۲ء کو ٹھیک ۵ بجے شام علماء کرام کا وفد مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی معیت میں بھدرواہ بس اسٹینڈ پر پہنچا۔ وفد میں مکرم حکیم محمد دین صاحب، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان شامل تھے۔ جونہی مہمانان کرام بس سے اترے تو احباب جماعت بھدرواہ نے شایان شان استقبال کیا۔ اور جلوس کی شکل میں فلک شگاف نعروں۔ نعرہ ہائے تکبیر۔ اللہ اکبر۔ حضرت خاتم النبیین زندہ باد پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ اسلام زندہ آباد۔ احمدیت زندہ آباد۔ انسانیت زندہ آباد اور پندرھویں صدی کا استقبال۔ لا الٰہ الا اللہ میں مسجد پہنچایا گیا۔ بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان اور مکرم محمد یوسف صاحب انور کی تلاوت پاک سے ہوا مکرم عبد الحق صاحب فانی نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھی۔ تقاریر میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور صدر جلسہ نے حصہ لیا۔ تینوں بزرگوں نے جماعت کو تربیتی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے سچے مسلمان اور صحیح انسان بننے کیلئے کہا۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب بھی بذریعہ ٹیپ احباب کو سنایا گیا۔

دوسرے دن مورخہ ۱۰ راگست ۱۹۸۲ء کو ضلع حکام کے مشورہ کے مطابق جلسہ بجائے بازار میں کے احاطہ مسجد احمدیہ بھدرواہ میں منعقد کیا گیا۔ تمام افسران بھدرواہ و دیگر بھدرواہ کے باسیوں کو بذریعہ دعوتی کارڈ جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ ٹھیک ۱۱ بجے دن زیر صدارت الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل تلاوت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ انچارج بھدرواہ اور مکرم عبد الحق صاحب فانی کی نظم سے شروع ہوا۔ خاکسار کی ابتدائی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول" کے عنوان سے کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سب سے زیادہ عشق اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم کے بعد دوسری تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب کی "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک اسوہ حسنہ" کے عنوان سے تھی۔ موصوف نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مدلل اور جامع تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تھی جو کہ جناب تحصیلدار صاحب ڈی۔ ایم صاحب بھدرواہ اور دیگر افسران بھدرواہ کی خواہش پر ہوائی تھی۔ موصوف نے مختلف بزرگوں کی پیشگوئیوں کو پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر جلسہ نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے ایک مدلل اور جامع تقریر کی اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت تبلیغی اجتماع پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ اس موقعہ پر افسران بھدرواہ اور ذی شعور طبقہ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جسکو بخوشی قبول کیا گیا۔ دعا ہے کہ مولا کریم ان تمام بزرگوں دوستوں کو جنہوں نے کسی بھی رنگ میں جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنی خدمات پیش کیں اُنہیں جزائے خیر دے اور یہ جلسہ حاضرین کیلئے باعث ہدایت ہو۔ آمین۔ مورخہ ۱۱ راگست ۱۹۸۲ء صبح ۸ بجے مہمانان کرام کو جلوس کی شکل میں رہائش گاہ سے بس اڈہ پر پہنچایا گیا۔ مصافحہ اور اسلامی نعروں اور اجتماعی دعا کے بعد مہمان رخصت ہوئے۔ (خاکسار خواجہ عبد الحفیظ فانی سیکرٹری استقبالیہ)

رشی نگر :- مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کی طرف سے مورخہ ۱۸ راگست کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مختار احمد صاحب باندے نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم صدر مجلس جناب غوری صاحب نے عہد دہرایا اس کے بعد مکرم بلال احمد صاحب بٹ نے بڑی خوش الحانی کے ساتھ نظم "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" سنائی۔ پہلی تقریر قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر مکرم عبد الحی صاحب کی تھی۔ قائد صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ آپ خدام نے کل حضرت صاحبزادہ صاحب کو جس طریقہ سے پُرجوش استقبال کیا میں بہت خوش ہوا۔ اور مہمان کی آمد پر بھی خوشی کا اظہار کیا۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد ابراہیم شاہ صاحب کی تھی۔ موصوف نے احمدیت قبول کرنے کے اپنے دلچسپ حالات سنائے۔ تیسری تقریر مکرم غلام نبی صاحب ڈار کی تھی ڈار صاحب نے اطاعت پر بہت زور دیا۔ چوتھی تقریر مکرم بشارت احمد صاحب محمود کی تھی موصوف نے تربیتی موضوع پر تقریر کی اور بہت مفید باتیں خدام دوستوں کے سامنے رکھیں۔ اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی محترم صدر صاحب نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی۔ مکرم محترم صدر صاحب نے خدام پر زور دیا کہ وہ ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں۔ کیونکہ جو ترقی اس وقت یا اس سے پہلے ہوئی ہے وہ صرف اور صرف قرآن مجید کی ہی بدولت ہے۔ صدر صاحب نے جناب ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام اور جناب سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مثال دیکر ہمیں اُن شخصیتوں سے متعارف کرایا۔ صدر صاحب نے زور دیا کہ جو خدام ابھی دسویں جماعت سے کم تعلیم یافتہ ہیں اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ کم از کم دسویں جماعت پاس کریں اور اگر کوئی غریب ہو جو پڑھنے کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہ ہوں۔ مرکز اُن کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ صدر صاحب نے آخر پر مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر پر بہت زور دیا کہ وہ خدام و اطفال کا پورا خیال رکھیں کہ اچھی تربیت ہو۔ دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ (خاکسار عبد الحمید ناصر ناظم تربیت و اصلاح)

لسانیات پر بقیہ صفحہ ۸

یہ حالات نصیب ہوئی ہے کہ جس انقلاب آفریں علمی تحقیق کا آغاز خود امام الزماں علیہ السلام نے فرمایا تھا اس کی تکمیل کے لئے عملاً اپنی زندگی وقف کر دی اور حضور علیہ السلام کی فتح کا جھنڈا ایک کے بعد دوسری بلند تر چوٹی پر نصب کرتے رہے۔

قدردانی | مؤقر ادبی رسالہ "صحیفہ"

نے اپنے تبصرہ میں یہ لکھا تھا۔

"حق یہ ہے کہ مصنف نے جس نقطہ سے اپنے سفر کا آغاز کیا اور فراموش کردہ حقیقت کو تلاش کرکے تازہ ترین صورت میں منظر عام پر پیش کر دیا۔ مصنف اس کارنامہ کے لئے مبارک باد کا مستحق ہے اور یہ کتاب اس لائق ہے کہ ہر اہل علم کے زیر مطالعہ آئے۔ ایسی علمی اور تحقیقی تصانیف کی قدردانی نہایت ضروری ہے"

زیر نظر کتاب ہی کو لیجئے سنسکرت کے بارہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ نہایت مشکل زبان ہے لیکن مصنف نے واضح اصولوں کے تحت نہیں آسان پیرائے میں اُسے خدا کی طرف لوٹایا ہے اس کے نتیجہ میں یہ مشکل زبان بھی نکھر کر عام فہم اور صاف اور روشن ہو جاتی ہے گویا چاند بادلوں سے نکل آیا ہے۔ یہ ایک گہری علمی تحقیق ہے جس کی اصل قدردانی ماہرین لسانیات ہی کر سکتے ہیں لیکن موجودہ محدود وسائل کے ساتھ اصل مشکل یہی ہے کہ ماہرین لسانیات تک یہ کتاب کیسے پہنچائی جائے۔ اس ضمن میں میرے ذہن میں چند ذیل تجاویز ہیں جن سے توقع رکھتا ہوں کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے مخلصین جماعت ان کو بروئے کار لاکر اس اہم خدمت میں ہاتھ بٹانے کا موجب بنیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ کتاب اس قابل ہے کہ اسکی کثیر اشاعت کی جائے لائبریریوں میں کوشش کریں اور کتاب خرید کر لائبریریوں میں رکھوائی جائے اور جماعت کے دوست اس بارہ میں کوشش کریں اور کتاب خرید کر لائبریریوں میں رکھیں۔ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھوائیں۔ کتاب کی قیمت مبلغ ایک سو روپیہ ہے کیونکہ یہ ایک فنی کتاب ہے اس لیے دوستوں کی خاص توجہ کے لائق ہے۔

(۲)۔ اپنے اپنے علاقہ یا ملک کی یونیورسٹیوں سے متعلق معلومات فراہم کریں جو شعبہ لسانیات کا مقبول یا بڑا حامی ہوں۔ ان سے رابطہ قائم کریں اور ان کی لائبریریوں کو یہ کتاب خریدنے کی تحریک کریں (۳)۔ مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے احمدی طالب علم یا اساتذہ شعبہ لسانیات کے اساتذہ سے ذاتی رابطہ قائم کرکے انہیں کتاب مہیا کریں۔ (۴)۔ وسیع تر اور مناسب اشاعت کے سلسلہ میں کسی کے ذہن میں کوئی مفید مشورہ ہو تو براہ راست مکرم شیخ صاحب کی خدمت میں ارسال کریں پتہ حسب ذیل ہے۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ گلی وکیلاں کچہری روڈ فیصل آباد (۵)۔ مختلف اخبارات اور علمی ادبی رسائل میں خطوط یا تبصرے لکھ کر اس کتاب کی طرف اہل علم کی توجہ مبذول کروائیں۔ (۶) دعا کے ذریعہ اس نیک کام میں موصوف کی مدد کی جائے۔ حضرت شیخ صاحب موصوف کا ارادہ یہ ہے کہ ایک مستقل ٹرسٹ اس غرض سے قائم فرمائیں جو باقی تمام مسودات کی اشاعت کا بھی مستقل طور پر انتظام کرتا رہے۔

۲۰ ابواب تک، تمام آپ خود ہی اپنی جیب سے زر کثیر صرف کرکے ان کتب کی اشاعت کا انتظام فرماتے رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ... فرما تے رہے ہیں لیکن ٹرسٹ کے قیام کے بعد انشاء اللہ ایک مستقل ...

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ......

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275415
RESI. 273903
CALCUTTA-700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STRET CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ارشادات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- ٹپسیا ربر ورکس
۸ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام — تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:-
لاہوتی ٹین ہال
نمبر ۵۰-۲-۱۸
نامپلی
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2. TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

آٹو ٹریڈرز

تار کا پتہ:- Autocentre
ٹیلیفون نمبرز { 23-5222, 23-1652

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
پرانے: ایمبیسڈر، بیڈفورڈ، ٹریکٹر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECON MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE NO 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ
ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES.
17-A RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY-400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن۔ ۵۔ نیو پارک اسٹریٹ۔ کلکتہ۔ ۱۷ ۔۔۔۔۔۔ فون نمبر ۴۴۷۱۷۳

ارشاد نبوی

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ۔ دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے (حدیث)

خیر خواہی خواہ مخلوق کی ہو خواہ رسول کی، خواہ خدا کی یعنی جو سلسلہ خدا نے قائم کیا ہے اُسکی ترقی میں کوشاں رہنا۔ اور تبلیغ میں رسول کی امداد کرنا اور مخلوق پر شفقت کرنا:

محتاج دعا۔ کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی پردہ پوشی کریگا"

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام: (اتفاق ابن ماجہ)

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔" (کشتی نوح)

ملک ہوٹل

پیشکش: محمد الان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز
۲۲۔ سیکنڈ لین ہڈسی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۴ ۔۔۔۔ ۶

ABCOY LEATHER ARTS

54/3 3rd MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR BANGALORE - 560026

MANUFACTURERS OF :—
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کی مشینوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس
(ڈیلر اینڈ فروٹ کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد ایڈ سنز۔ کا نوپورہ۔ یاری پورہ کشمیر

فون نمبر ۴۹۱۸۷۹
ٹیلیگرام: سٹار یونین

سٹار یونین آل ایجنٹس کمپنی

(سپلائرز)
کمبل، یونیفارم۔ ٹیپ، ٹین سپلائی۔ ہارن، ورکس وغیرہ

پتہ: نمبر ۴-۲۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)

فون ۔ ۲۳۰۱۰ ۴

حیدر آباد میں

ہمارا موٹر گیراج

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد موٹر ریپئرنگ ورکشاپ

۸۶-۱-۴۸ السعید آباد، حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کر دو!"

(ارشاد حضرت امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ)

NTR ®

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ٹیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!